﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ☆ ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحۡمُوۡداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۸ جمعة المبارک ۹رفروری ۲۰۰۱ء شماره ۶
۱۶رذوالقعدہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۹رتبلیغ ۱۳۸۰ ہجری شمسی

نیت کا پھل

آنحضرت ﷺ کی مجلس میں شہداء کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:
''میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو اپنے بستروں پر طبعی وفات پائیں گے اور کتنے ہی لوگ جنگ میں قتل ہونگے۔ اللہ ان کی نیتیں بہتر جانتا ہے''۔

(مسند احمد بن حنبل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اقبال دیتا ہے تو ہتھیار بھی ساتھ ہی دیتا ہے۔

روحانی ہتھیار اب ہمارے ہاتھ میں ہیں اور جس کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں وہ غلبہ کس طرح پاسکتا ہے۔

''سمجھنا چاہئے کہ عیسائیوں کے مذہب کی بنیاد تو صرف عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔ جب وہ مر گیا تو پھر ان کا مذہب بھی ان کے ساتھ ہی مر گیا۔ لدھیانہ میں ایک دفعہ ایک پادری میرے پاس آیا۔ اثنائے گفتگو میں مَیں نے اسے کہا کہ عیسیٰ کی موت ایک معمولی سی بات ہے۔ اگر تم مان لو کہ عیسیٰ مر گیا تو اس میں تمہارا کیا حرج ہے۔ تو اس پر وہ کہنے لگا کہ کیا یہ معمولی سی بات ہے۔ اسی پر تو ہمارے مذہب کا تمام دارومدار ہے۔ ایسے ہی دہلی میں جب مَیں گیا تھا تو بہت سے آدمی جمع ہو کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ زندہ موجود ہیں اور وہی دوبارہ آئیں گے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ سوائے اس کے کہ کئی ہزار آدمی مرتد ہو گئے اور اس کا نتیجہ ہی کیا نکلا ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ تب مَیں نے کہا کہ اچھا اس نسخہ کا تو آپ لوگوں نے تجربہ کر لیا ہے یہ تو غلط نکلا۔ اب ہمارا نسخہ بھی چند روز استعمال کر کے دیکھ لو کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اس پر ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا اسلام کی سچی خیر خواہی جیسی آپ کر رہے ہیں اور کوئی نہیں کر رہا۔ آپ بڑی خوشی سے اس کام میں لگے رہیں۔

غرض مسلمانوں کی عجیب حالت ہو رہی ہے۔ بات بات میں پیچھے، جگہ جگہ پر شکست، ان کے نزدیک ہمارے نبی کریم ﷺ تو فوت ہو گئے ہیں مگر عیسیٰ زندہ ہیں اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریم ﷺ تو مسِّ شیطان سے پاک نہیں تھے مگر عیسیٰ پاک تھا۔ اور پھر بے باپ تھا تو عیسیٰ، پرندوں کا خالق تھا تو عیسیٰ، مردے زندہ کرتا تھا تو عیسیٰ، آسمان پر چڑھ گیا تھا اور پھر دوبارہ نازل ہوگا تو عیسیٰ۔ اب بتلاؤ سوائے مرتد ہونے کے اس کا اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے؟ غرض عیسیٰ کی زندگی مرتد کرنے والا آلہ ہے۔ جو لوگ عیسائی ہو جاتے ہیں تو وہ ایسی ایسی باتیں ہی سن کر ہو جایا کرتے ہیں جن کا مَیں ذکر کر چکا ہوں۔

ایک دفعہ بشپ صاحب لاہور میں لیکچر دے رہے تھے اور اس قسم کی باتیں پیش کرتے تھے کہ محمد (ﷺ) صاحب تو فوت ہو چکے ہیں اور ان کی مدینہ میں قبر موجود ہے مگر یسوع مسیح کی نسبت خود مسلمان بھی مانتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر کہتے تھے: مسلمانو! تم خود منصف بن کے دیکھ لو کہ آیا یہ باتیں سچی ہیں یا نہیں؟ تب ہمارے مفتی صاحب آگے بڑھے اور بشپ صاحب کو کہنے لگے کہ بتاؤ یہ باتیں قرآن شریف میں کہاں لکھی ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ تو مر گئے ہیں اور عیسیٰ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ قرآن مجید میں تو صاف طور پر عیسیٰ کی موت لکھی ہے اور آیت ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ﴾ اسی بات کی شہادت دے رہی ہے کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ تب بشپ صاحب سے اور تو کچھ نہ بن آیا گھبرا کر کہنے لگے: ''معلوم ہوتا ہے تم مرزائی ہو''۔ پھر اس کے بعد وہ لوگ جو وعظ سن رہے تھے باہر آکر کہنے لگے کہ ''مرزائی ہیں تو کافر مگر آج تو عزت رکھ لی ہے''۔

غرض یاد رکھنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اقبال دیتا ہے تو ہتھیار بھی ساتھ ہی دیتا ہے۔ دیکھو جسمانی طور پر آج کل یورپ کا ہی بول بالا ہے مگر ہر ایک قسم کے عجیب عجیب ہتھیار بھی تو یورپ والوں نے ہی تیار کر رکھے ہیں۔ یہاں تک کہ سلطان روم کو بھی کسی ہتھیار کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ بھی انہیں سے منگوا بھیجتا ہے۔ اسی طرح روحانی ہتھیار اب ہمارے ہاتھ میں ہیں اور جس کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں وہ غلبہ کس طرح پاسکتا ہے۔ اب تم لوگ جہاں جاؤ گے کہو گے کہ عیسیٰ مر گیا اور اس کی وفات قرآن مجید میں موجود، احادیث صحیحہ میں موجود، ہمارے نبی کریم ﷺ نے گواہی دی کہ مَیں نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو مُردوں میں دیکھا اور خود مر کر دکھا دیا کہ مجھ سے پہلے جتنے نبی آتے رہے ہیں وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ یہ اور ایسے ہی کئی قسم کے اور بھی چمکتے ہوئے دلائل خدا تعالیٰ نے تم لوگوں کے ہاتھوں میں دے دئے ہیں جن کو سن کر مخالفوں کا ناک میں دم آتا ہے''۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۵۶ تا ۵۹ مطبوعہ لندن)

آج سے پہلے کسی حکومت کے دور میں ایسا ظلم نہیں ہوا۔ پاکستان کا مُلّاں وہاں کی عدلیہ پر بھی سوار ہو چکا ہے

تخت ہزارہ کے واقعہ کے حوالہ سے رسالہ ''تکبیر'' کی صریح جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی رپورٹ پر تبصرہ اور اصل حقائق کا انکشاف

احمدی شانِ نبیؐ کی خاطر جانیں دے رہے ہیں ۔ احباب جماعت کو اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا بکثرت پڑھنے کی تاکید

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/جنوری ۲۰۰۱ء)

لندن (۲۶رجنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیات ۶۰۔۶۱ کی تلاوت کی اور ان کے ترجمہ کے بعد بعض احادیث نبوی پیش فرمائیں جن میں آخری زمانہ کے علماء کے متعلق خبر دی گئی ہے کہ وہ کم علم لیڈر ہونگے۔ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اسی طرح حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مساجد بظاہر آباد ہونگی مگر ہدایت سے خالی ہونگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ان متفرق احادیث نبویہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ان سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ فی زمانہ حقیقت میں وہ سچے عالم جن کی تعریف یہ ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں وہ اس دنیا سے اٹھ چکے ہیں۔ اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ

قرآن کریم میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ یہود سؤر اور بندر ہو گئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سچ مچ کے سؤر اور بندر تھے۔ اصل میں سؤر کھیتوں کو اجاڑنے کا کام کرتا ہے اور بندر محض نقالی کرتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت امت پر اضطراب اور انتشار کا زمانہ آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو انہیں سؤر اور بندروں کی طرح پائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے تخت ہزارہ میں معصوم احمدیوں کی شہادت کے حوالہ سے بتایا کہ رسالہ ''تکبیر'' جو جھوٹ کی اشاعت میں نمبر ایک پر ہے۔ اس نے تخت ہزارہ کے واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ تخت ہزارہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے کہ مرزا طاہر احمد کی شادی بھی اسی گاؤں میں ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ بڑا جاہل مولوی اور سخت جھوٹا ہے۔ کذب تو ان پر ختم ہے۔ پھر اسی رسالہ نے سراسر جھوٹ سے کام لیتے ہوئے یہ کہانی گھڑی ہے کہ گویا احمدیوں نے وہاں کے مولوی اطہر شاہ کو پکڑ کر اس پر تشدد کیا اور اس کی زبان بھی کاٹ دی اور کان بھی کاٹ دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ مولویوں کا جلوس پولیس کی حفاظت میں تھا اور احمدیوں کا کسی پر تشدد کرنا یہ نہایت مضحکہ خیز بیان ہے۔ وہ مولوی اسی طرح دندناتا پھرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت کے نتیجہ میں کثرت سے احمدی بچے ہوئے ہیں لیکن جو ان بد بختوں کے قابو میں آتا ہے اس پر یہ بہت شدید ظلم کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آج سے پہلے کسی حکومت کے دور میں ایسا ظلم نہیں ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم جب کہتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ تو اپنے ملک کی ہمدردی میں کہتے ہیں۔ اگر ان کے بڑے بڑے شریر نہ پکڑے جائیں تو ملک کا بہت برا حال ہے اور اَور بھی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تخت ہزارہ کے واقعہ کی اصل حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا مولوی اطہر شاہ اپنے ہم قماش لوگوں کی ٹولی بنا کر گاؤں میں پھرتا رہا اور سارا دن ہلڑ بازی اور نعرہ بازی سے ماحول کو مکدر کیا گیا۔ عشاء کے وقت مسجد احمدیہ کا محاصرہ کر لیا اور مسجد میں موجود نہتے احمدیوں پر حملہ کر دیا۔ چار موقع پر ہی شہید ہو گئے اور ایک پندرہ سالہ نوجوان ہسپتال جا کر شہید ہو گیا۔ کئی احمدیوں کو شدید زدوکوب کیا گیا۔ اس موقعہ پر پوری طرح مسلح پولیس موجود تھی مگر پولیس نے اس وقت کارروائی کی جب پانچ احمدی ان کے ظلم و بربریت کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔

رسالہ ''تکبیر'' نے اس واقعہ کی جو سراسر جھوٹی رپورٹنگ کی ہے اس کی حقیقت سے سب کو آگاہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اطہر شاہ نے جو وہاں کا رہنے والا نہیں بلکہ باہر سے اسے وہاں لایا گیا ہے اس نے احمدیوں کے قبرستان میں جا کر قبروں کی بے حرمتی کی اور کتبوں کو توڑ ڈالا۔ اور احمدیوں کے شہید ہونے پر جو مقدمہ احمدیوں کے خلاف دائر کیا گیا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ مرزائی کافر اور مرتد ہیں اور اسلام کے مطابق واجب القتل ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس قسم کی ظالمانہ حرکتوں کی تائید میں پاکستان کی عدلیہ بھی شامل ہے۔ مولوی وہاں کی عدلیہ پر سوار ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے حاضر سروس جج احمدیوں کے خلاف منعقد ہونے والے جلسوں میں شامل ہو کر اشتعال انگیز بیان دیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیوں کے متعلق الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ شان نبیؐ میں گستاخی کرنے والے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدی اور شان نبی میں گستاخی کرنے والے ہوں اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ احمدی تو شان نبی کی خاطر جانیں دے رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عجیب ظلم ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی کہ جہاں احمدیوں سے جھوٹ بلوانے کے لئے تشدد کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) تم یہ کہو کہ جب تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتے ہو تو مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتی ہے۔ جبکہ کسی احمدی کے دل میں ایسا کوئی تصور بھی نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پڑھ کر سنائی جس میں خدا کے دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی التجا کی گئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں میں سے شریر لوگوں کو اٹھالے۔ حضور ایدہ اللہ نے پھر جماعت کو تاکید کی کہ وہ ''اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً'' اور ''رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا'' کی دعا بکثرت پڑھا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک دعا کے حوالے سے یہ بھی دعا کی کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور اس حالت میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں اور یہ ظالم ہمیں کبھی بھی غیر مسلم نہ بنا سکیں۔

✡✡✡......✡✡✡......✡✡✡

داعی الی اللہ کا مقام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی......اس قسم کا پاکباز اور پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے جس کی باتوں میں قوت قدسیہ ہو، جس کی آواز میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت کی شوکت عطا کی جائے۔ جس کی بات کا انکار کر دینا دنیا کے بس میں نہ رہے۔ اس کے دم میں خدا شفا رکھے اور روحانی بیماریوں کی شفا کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱/مارچ ۱۹۸۳ء)

''شکستِ یاس'' سے چند منتخب اشعار

''شکستِ یاس'' مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا مجموعۂ کلام ہے۔ آپ کا نام سید محمد میاں اور تخلص سلیم ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۶/اپریل ۱۹۱۱ء کو یو۔پی (انڈیا) کے مردم خیز شاہجہانپور میں ہوئی۔ آپ ایک قادر الکلام اور پرگو شاعر ہیں۔ ''بکھرے ہوئے موتی''۔ ''شہر دعا''، ''ندائے درد'' اور ''شکست یاس'' آپ کے مطبوعہ شعری مجموعے ہیں۔ آپ کا شعری کلام جماعت کے اخبارات و رسائل میں چھپتا رہتا ہے۔ ذیل میں ''شکستِ یاس'' سے بعض منتخب اشعار ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

جب مٹے نقشِ دوئی دل سے تو اُبھرے عکس دوست
ہے نہاں پہلو ہر اک تخریب میں تعمیر کا
دُور ہو جاتے ہیں رفتہ رفتہ سب امراضِ قلب
کام کرتی ہے دُعائے عاصیاں اکسیر کا
بات تو جب ہے کہ دنیا ہی بنے نقشِ اِرم
خواب ہی میں فیصلہ ہو خواب کی تعبیر کا

چھایا ہوا تھا عالمِ امکاں پہ اک سکوت
یہ کون ذرّے ذرّے کو گویائی دے گیا
کب اتنا پُروقار تھا میرا مذاقِ عشق
تیرا جمال شوق کو رعنائی دے گیا
ہے ان کے جلوہ ٔرُخ سے نقاب کی زینت
جمالِ یار کو رونقِ نقاب کیا دے گا
جو انقلاب کی آغوش میں پلے ہوں سلیم
انہیں شکست کوئی انقلاب کیا دے گا

بن گئی تنقیدِ دشمن باعث اصلاحِ نفس
ہم نے اس انداز سے خود کو کبھی جانچا نہ تھا
تپتے صحراء میں رہی تا دیر سایہ کی تلاش
دوپہر آئی تو اپنا بھی کوئی سایہ نہ تھا

ان کے جرمِ عشق میں جب دار پر کھینچا گیا
گنگناتا جھومتا ہر ایک مستانہ گیا

شب خون مارتا کوئی شیطاں تو کِس طرح
اِک نفس مطمئنّہ و بیدار مجھ میں تھا

چاند یا آفتاب کیا لکھتا
اُن کے رُخ کو گلاب کیا لکھتا
اُن کا ثانی نہیں زمانے میں
وہ تو ہیں لاجواب کیا لکھتا
غیظ کے تیر ، طنز کے نشتر
ان کے خط کا جواب کیا لکھتا
ایک جھونکا تھا بس ہوا کا سلیم
ماجرائے شباب کیا لکھتا

جماعت احمدیہ میں

نظام شوریٰ

(چوھدری حمید الله - وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

''مجالس شوریٰ خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں''۔ ''خلافت اور شوریٰ .... دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے''۔

اگلے چند ماہ کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی مجالس مشاورت منعقد ہوتی ہیں - شوریٰ کی اہمیت ،اس کے قواعد و ضوابط ،ا س کا طریق اور اس کے آداب اور اس کی اعلیٰ اسلامی روایات ا ور نمائندگان شوریٰ کے فرائض وغیرہ بہت سے اہم امور سے متعلق مکرم چوہدری حمید الله صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے قرآن مجید ، احادیث نبویہ ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کے پاک نمونے اور آپ کے ارشادات و ہدایات پرمشتمل ایک مختصر اور جامع مضمون مرتب فرمایا ہے جو ہم احباب جماعت کے استفادہ کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں شائع کرنے کی توفیق و سعادت پا رہے ہیں -

ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ نہ صرف یہ کہ پورے غور اور توجہ سے ان ہدایات و ارشادات کا مطالعہ کریں گے بلکہ انہیں اپنے دل میں جگہ دیں گے اور ہمیشہ دلی خلوص کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی سعی فرمائیں گے - وبِاللّٰہ التّوفیق- (ادارہ)

قرآن کریم نے اسلامی نظام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول باہمی مشورہ کا بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے:

۱۔ ﴿وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ﴾(الشوریٰ:۳۹)

''یعنی ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں''۔(تفسیر صغیر)

۲۔﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ . وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ . فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾(آل عمران:۱۶۰)

یعنی، پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

احادیث نبوی میں بھی مشورہ کے اصول کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

''مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَۃً لِاَصْحَابِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ''۔

(ترمذی کتاب الجہاد باب ما جاء فی المشورۃ)

یعنی میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کیا بسا اوقات ایسا معاملہ سامنے آ جاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم یا آپؐ کی سنت سے علم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا:

''اِجْمَعُوْا لَہُ الْعَابِدِیْنَ مِنْ اُمَّتِی وَاجْعَلُوْہُ بَیْنَکُمْ شُوْرٰی وَلَا تَقْضُوْا بِرَأْیٍ وَاحِدٍ''۔

(درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۰ و اعلام الموقعین لابن قیم جلد ۱ صفحہ ۵۳)

یعنی اس غرض کے لئے میری امت کے عبادت گزار بندوں کو جمع کر کے معاملہ ان کے سامنے پیش کرو اور فیصلہ کے لئے فقط فرد واحد کی رائے پر انحصار نہ کرو۔

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ''۔ کہ خلافت بغیر مشورہ کے نہیں۔ (کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

آنحضرت ﷺ اور خلفاء کا طریق مشورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(۱)

''آنحضرت ﷺ پر کثرت مشورہ کے دونوں پہلو اطلاق پاتے تھے - آپؐ لوگوں سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور لوگ آپؐ سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور دوسرے پہلو میں یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جو مشورہ کرتے تھے ان کے متعلق اللہ کا حکم تھا کہ جب رسول فیصلہ دے دے تو پھر تم مجاز نہیں ہو کہ اس کے خلاف ہٹ سکو۔ اب آنحضرت ﷺ کے مشورہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک مشورہ دے رہے ہیں ، ایک لے رہے ہیں - جب مشورہ دے رہے ہیں تو مشورہ لینے والا مجاز ہی نہیں ہے کہ اس سے پیچھے ہٹے اور جب مشورہ لے رہے ہیں تو آپ مجاز ہیں کہ کیونکہ آپ سے بہتر اللہ کی رضا اور کوئی نہیں جانتا تھا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷/مارچ ۱۹۹۸ء)

(۲)

''آنحضرت ﷺ کی زندگی میں جو مشورہ کے واقعات ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا وقت تو نہیں مگر ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہیں آپؐ نے ایک خاتون سے مشورہ کیا، کہیں چند صحابہ سے مشورہ کیا، کبھی پوری جماعت سے مشورہ کیا۔ صلح حدیبیہ کے وقت پوری جماعت سے مشورہ کیا اور پوری جماعت کے فیصلے کو ردّ فرما دیا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/مارچ ۱۹۹۶ء)

(۳)

''مشورہ کیا ہر چھوٹے بڑے سے اور مشورہ میں یہ بات پیش نظر رکھی کہ مشورے کی صلاحیت ہے تو اس سے مشورہ کیا جائے۔ اور چونکہ ہر کام میں ہر شخص کو صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے بعض مواقع پر بعض خاص لوگوں کو بلوایا، ان سے مشورہ کیا - بعض کاموں پر کسی اور کو بلا لیا لیکن اس قسم کی مجلس شوریٰ جیسا کہ اب رواج ہے قانونی حساب سے اور باقاعدہ ڈیماکریسی کے طریق پر ووٹ کر کے یہ وہاں اس وقت رائج نہیں تھی۔ یہ وقت کے پھیلے ہوئے تقاضوں کے نتیجہ میں بنا ہے مگر بنیادی چیز وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرز شوریٰ تھی''۔ (خطبہ جمعہ ۲۸/مارچ ۱۹۹۷ء)

☆......☆......☆......☆

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اب میں رسول کریم ﷺ اور خلفاء کے زمانہ میں مشورہ کا جو طریق تھا وہ بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اور خلفاء تین طریقے سے مشورہ لیتے تھے۔

الف...... جب مشورہ کے قابل کوئی معاملہ ہوتا تو ایک شخص اعلان کرتا کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ اس پر لوگ جمع ہو جاتے - عام طور پر یہی طریق رائج تھا کہ عام اعلان ہوتا اور لوگ جمع ہو کر مشورہ کر لیتے اور معاملہ کا فیصلہ رسول کریم ﷺ یا خلیفہ کر دیتے۔

ب...... دوسرا طریق مشورے کا یہ تھا کہ وہ خاص آدمی جن کو رسول کریم ﷺ مشورہ کا اہل سمجھتے ان کو الگ جمع کر لیتے باقی لوگ نہیں بلائے جاتے تھے - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے تیس (۳۰) کے قریب ہوتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سب کو ایک جگہ بلا کر مشورہ لے لیتے - کبھی تین چار کو بلا کر مشورہ لے لیتے۔

ج...... تیسرا طریق یہ تھا کہ آپ کسی خاص معاملہ میں جس میں آپ سمجھتے تھے کہ دو آدمی بھی جمع نہ ہونے چاہئیں۔ علیحدہ علیحدہ مشورہ لیتے۔ پہلے ایک کو بلا لیا اس سے گفتگو کر کے اس کو روانہ کر دیا۔ اور دوسرے کو بلا لیا۔ یہ ایسے وقت میں ہوتا جب خیال ہوتا کہ ممکن ہے رائے کے اختلاف کی وجہ سے دو بھی آپس میں لڑ پڑیں۔

یہ تین طریقے تھے مشورہ لینے کے اور یہ تینوں اپنے اپنے رنگ میں بہت مفید ہیں۔ مَیں بھی ان طریق سے مشورہ لیتا ہوں''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۶،۷)

☆......☆......☆......☆

(۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''خلافت صرف خدا ہی کے حضور سر نہیں جھکاتی۔ اپنے سے پہلے اولی الامر کے حضور بھی اس طرح سر جھکاتی ہے کہ کامل طور پر اس کا اپنا وجود مٹ کر اپنے آقا کے وجود میں، جہاں تک اطاعت کا تعلق ہے، تبدیل ہو جاتا ہے۔ پس یہ بھی ایک ایسا معاملہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خلفاء نے بھی یہی سمجھا اس آیت کا مفہوم کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جو بھی امت محمدیہ میں صاحب امر بنایا جائے گا، اگر خدا براہ راست بنائے تو وہ امام مہدی کے طور پر آیا اور گزر گیا، لیکن جو بھی بنایا جائے گا بطور خلیفہ کے اس پر بھی اسی آیت (آل عمران:۱۶۰) کا اطلاق ہو گا۔ جب وہ فیصلے کرے گا، مشورہ ضرور کرے گا لیکن مشوروں کے بعد فیصلہ خلیفۂ وقت کا ہو گا اور جو وہ فیصلہ کرے گا اسے خدا کی تائید حاصل ہو گی اور پھر اس کا کام بھی توکل ہے اور وہ توکل ہی کرے گا تو وہ فیصلہ کرے گا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/مارچ ۱۹۹۵ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۸۔۲۲ مئی ۱۹۹۵ء)

(۶)

''مشورہ کا رواج مسلمانوں میں جس شان اور جس کھلی وضاحت کے ساتھ قرآن میں ملتا ہے یعنی قرآن کے ذریعے مسلمانوں کو عطا ہوا ہے یہ رواج دنیا کی کسی الٰہی کتاب میں یہ بات نہیں ملتی۔ وہ جو قرآن کی امتیازی شانیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔ مشورے کا اور شوریٰ کا جو نظام وقت کے امام اور عامۃ المسلمین کے حوالے سے کھول کر بیان فرمایا گیا ہے اس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی''۔ (خطبہ جمعہ ۱۳/مارچ ۱۹۹۵ء)

☆......☆......☆......☆

(۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۳ء کی مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:

''قرآن کریم نے کہا ہے شَاوِرْھُمْ سب سے مشورہ کرو۔ اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مشورہ وہ ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے - پھر اس کی بھی آگے کئی شکلیں ہیں۔ ایک وہ شکل ہے کہ کوئی ناظر یا کوئی عہدیدار اپنے کام کے متعلق مشورہ لیتا ہے یا خلیفۂ وقت جن دوستوں سے مناسب سمجھتا ہے ان سے مختلف معاملات کے متعلق مشورہ کرتا رہتا ہے۔

دوسری شکل یہ ہے اور وہ بڑی پیاری شکل

ہے کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی تجویز آتی ہے وہ مجھے بھیجتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ شکل بڑی پیاری ہے اس لئے کہ یہ میرے قلبی وذہنی سکون کا باعث بنتی ہے"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۱،۱۲ (غیر مطبوعہ)

(۸)

"شَاوِرْهُمْ کے حکم کے اندر یہ بھی آ جاتا ہے کہ ہر ایک کی بات ماننا ضروری نہیں ہے کیونکہ اگر ایک ہی بات کے متعلق پچاس آدمی مختلف آراء کا اظہار کریں تو گویا پچاس متضاد باتیں ایک ہی وقت میں کیسے مانی جاسکتی ہیں۔ لیکن پچاس متضاد باتوں سے میرے لئے بہت سے مفید اور کار آمد نکتے نکل سکتے ہیں۔ میں ان سے فائدہ اٹھاتا ہوں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۴،۱۵ (غیر مطبوعہ)

(۹)

"پس جہاں تک شَاوِرْهُمْ میں شوریٰ کا تعلق ہے اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ صرف مجلس مشاورت میں آکر مشورہ دے دیا جائے اور بس۔ دوران سال ہر روز مشورہ دیا اور لیا جاتا ہے"۔ (رپورٹ (غیر مطبوعہ) مشاورت ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۸)

(۱۰)

"غرض ایک تو یہ روزمرہ کا مشورہ جو قائم رہنا چاہئے۔ جماعت کو یہ عادت ہونی چاہئے کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی بات یا تجویز آئے یا کسی دوست کی کوئی حرکت جو اس کے نزدیک مناسب نہیں یا سلسلہ کی روایات کے خلاف ہے اسے مرکز میں پہنچا کر سبکدوش ہو جانا چاہئے"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء صفحہ ۲۱،۲۲ غیر مطبوعہ)

(۱۱)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جہاں تک مجلس شوریٰ کا سوال ہے اسے کس شکل میں بلایا جائے، اس کی نمائندگی کا کیا طریق ہو، انتخاب کس اصول پر ہو وغیرہ۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ اور اس کے متعلق خلیفۂ وقت مشورہ کے بعد اکثریت کے حق میں فیصلہ کر رہا ہو یا اکثریت کے خلاف فیصلہ کر رہا ہو یہ علیحدہ بات ہے لیکن بہر حال وہ مشورہ لیتا ہے اور کام کرتا ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۳۶)

(۱۲)

اسی طرح ۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت میں آپؒ نے فرمایا:

"جہاں تک مشورہ کا سوال ہے جماعت کے ہر فرد کا حق نہیں کہ وہ مشورہ دے بلکہ خلیفۂ وقت کا حق ہے کہ جماعت اس کو مشورہ دے۔

ان دونوں میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ جماعت کے ہر فرد بشر کا یہ حق ہے کہ خلیفۂ وقت کو مشورہ دے تو ہزاروں آدمی ایسے ہونگے جو کہیں گے ہمارا حق ہے ہم اسے چھوڑتے ہیں، ہم نہیں دیتے مشورہ۔ لیکن اگر یہ سمجھا جائے کہ خلیفۂ وقت کا حق ہے کہ جس کے ذہن میں کوئی ایسی تجویز آتی ہے جو جماعت کی ترقی کے لئے مفید ہو وہ خلیفۂ وقت تک پہنچائے اور جب یہ خلیفۂ وقت کا حق ہوا اور کوئی شخص وہ تجویز خلیفۂ وقت تک نہیں پہنچاتا تو وہ حق مارنے والا ہو جائے گا۔ پہلی صورت میں وہ یہ کہے گا کہ میرا حق ہے میں نہیں دیتا۔ دوسری صورت میں وہ خلیفۂ وقت کا حق مار رہا ہے اس کو اس کی اجازت نہیں مل سکتی۔

لیکن جہاں تک عام مشورہ کا تعلق ہے میں ان سینکڑوں افراد جماعت کا اور اپنے بھائیوں کا بے حد ممنون ہوں کہ وہ مجھے مشورہ دیتے رہتے ہیں اور بڑے اچھے مشورے دیتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض بڑی اچھی باتیں ان کے ذہن میں آتی ہیں لیکن موجودہ حالات میں اور موجودہ وسائل جو ہمیں حاصل ہیں ان کی وجہ سے ہم اس مشورہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ لیکن وہ باتیں بہر حال بڑی اچھی ہوتی ہیں اور کسی وقت ہمارے کام آسکتی ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۳۵، غیر مطبوعہ)

☆......☆......☆

(۱۳)

۱۹۷۸ء کی مجلس شوریٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"قرآن کریم نے مشورہ اور عزم کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھا ہے۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ تو مشورہ جو ہے وہ ضروری ہے۔ مشورہ کے بعد چار شکلیں بن جاتی ہیں:

(۱)...... شوریٰ متفقہ رائے دے اور خلیفۂ وقت اس کی منظوری دے دیں۔

(۲)...... کثرت رائے والے مشورہ کو منظوری مل جائے۔

(۳)...... کم رائے والے مشورہ کے حق میں خلیفۂ وقت فیصلہ دے دیں۔

(۴)...... متفقہ رائے والے مشورہ کے خلاف فیصلہ ہو جائے۔

حکم یہ ہے کہ جو بھی صورت ہو جس وقت فیصلہ ہو جائے تو سارے کے سارے سو فیصد جو ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عزم کریں کہ اس کے مطابق اب کام کیا جائے۔ اس معنی میں شوریٰ کو عزم کے ساتھ بریکٹ کر دیا گیا ہے۔ دونوں کو متحد کر دیا گیا ہے"۔(رپورٹ مشاورت ۱۹۷۸ء (غیر مطبوعہ)۔ صفحہ ۳ تا ۵ ملخصا)

(۱۴)

اسی طرح فرمایا:

"حکم ہے کہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ مشورہ کرنا ضروری ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ہر انسان کا دماغ اور فکر اور سوچ دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور جب ہر فکر کو یہ موقع دیا جائے کہ اگر اس کے ذہن میں کوئی بات ایسی ہے جو اس کے نزدیک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد میں ہو تو بے تکلف اسے بیان کرے۔

اور دوسری مصلحت اس میں یہ ہے کہ جو مشورہ لینے والا ہے وہ تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میرے علاوہ کسی اور کے دماغ میں کوئی بات آ ہی نہیں سکتی۔ لیکن فیصلہ مشورہ لینے والے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ مشورہ سننا ضروری ہے، ماننا ضروری نہیں"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۸۲ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲،۳)

☆......☆......☆

(۱۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سلسلہ احمدیہ کے تمام افراد کے لئے قیام وحدت اور اجتماع کلمہ اور ملی فرائض کی بجا آوری کے لئے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے اور اس بیعت کے بغیر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ شخص جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے مطابق احکام قرآن خلیفہ یا مطابق سنت صحابہ امیر المومنین کہلائے گا اور تمام اجتماعی امور جماعت اس کی وساطت سے اور اس کی ہدایت اور اس کی راہنمائی کے ماتحت طے پائیں گے۔ اور اس کے اختیارات کو محدود کرنے والی چیزیں صرف خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کلام اور اس کا فعل اور سنت رسول کریم ﷺ اور حدیث جو مطابق قرآن ہو اور وحی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور کتب مسیح موعودؑ اور اس کی اپنی عقل ہوگی"۔

"مشورہ لینے کا حق اسلام نے نبی کو اور اس کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے مگر کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ نبی یا خلیفہ کے سامنے تجاویز پیش کرنے کا حق دوسروں کے لئے رکھا گیا ہے۔ کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی کہ کسی نے اپنی طرف سے رسول کریم ﷺ کے سامنے تجویز پیش کی ہو اور اسے اپنا حق سمجھا ہو"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۷)

(۱۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"دنیاوی مجالس مشاورت میں تو یہ ہوتا ہے کہ ان میں شامل ہونے والا ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ چاہے میری بات رد کر دو مگر سن لو۔ لیکن خلافت میں کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں۔ یہ خلیفہ کا ہی حق ہے کہ جو بات مشورہ کے قابل سمجھے اس کے متعلق مشورہ لے اور شوریٰ کو چاہئے کہ اس کے متعلق رائے دے۔ شوریٰ اس کے سوا اپنی ذات میں اور کوئی حق نہیں رکھتی کہ خلیفہ جس امر میں اس سے مشورہ لے اس میں وہ مشورہ دے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۳۲،۳۳)

☆......☆......☆

(۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۰ء کی مجلس شوریٰ سے خطاب میں فرمایا:

"اب اس شوریٰ کی جو کارروائی تھی وہ تو ختم ہو گئی ہے مگر جو اس کی باطنی اور روحانی کارروائی ہے وہ تو انشاء اللہ آئندہ مجلس شوریٰ تک جاری رہے گی"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۹۲)

☆......☆......☆

(۱۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ ۱۹۸۳ء میں فرمایا:

"اسلامی نظام شوریٰ عورت یا مرد کے مشورہ دینے کے حق کی بات ہی کہیں نہیں کرتا۔ بلکہ شوریٰ سے متعلق دو طرح کے اظہار ہیں۔ ایک ہے ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾۔ اس میں مشورہ لینے والے کو حکم ہے یعنی اسے جو خود رسول ہو یا مسند خلافت پر بیٹھا ہو۔ اس کی نمائندگی میں اسے ظلی طور پر یہ آیت مخاطب کرے گی۔ اس کے لئے حکم ہے، "فرض ہے کہ وہ لازماً مشورہ لے"۔"(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۷۳)

☆......☆......☆

(۱۹)

۱۹۶۷ء کی مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آنحضرت ﷺ کے اسوۂ مبارک کو دیکھا جائے تو آپ کے زمانہ کے حالات کے مطابق آپ نے دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک کی شوریٰ بلائی۔ تاریخ نے آنحضرت ﷺ کے بعض ایسے مشورے بھی ریکارڈ کئے ہیں جن میں مشورہ دینے والے دس پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہیں تھے۔ اور بعض مواقع پر مشورہ دینے والے اس سے زیادہ تھے۔ پس معلوم ہوا کہ دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک آدمیوں سے مشورہ لینے کی سنت قائم کی ہے"۔

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۶۷ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۵)

☆......☆......☆

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

خطبہ جمعہ

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا

مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے مالوں کو خرچ کرو۔

وقف جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان۔ سال گزشتہ میں وقف جدید کے میدان میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے امریکہ اول ، پاکستان دوم اور جرمنی تیسرے نمبر پر آئے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- مورخہ ۵/ جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۵/ صلح ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ. فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ ۔(سورة الحديد آیت ۸)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو اس میں سے جس میں اس نے تمہیں جانشین بنایا۔ پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

اسی انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں مَیں نے کچھ حدیثیں اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات جمع کئے ہیں یہ اس لئے کہ آج وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے۔ اس لئے آیات بھی وہی ہیں جن کا انفاق فی سبیل اللہ سے تعلق ہے، اقتباسات بھی وہی ہیں جن کا انفاق فی سبیل اللہ سے تعلق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بھی دن لوگوں پر ایسا نہیں چڑھتا کہ جس میں دو فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے جبکہ دوسرا کہتا ہے اے اللہ تو روک رکھنے والے کو بربادی دے کیونکہ جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، روک رکھتے ہیں، ان کے مال برباد کر دے۔

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ سے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تھے۔ ہم میں سے بعض بازار چلے جاتے اور بار برداری اور مُدّ (یعنی ماپنے کا پیمانہ) کے برابر کماتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور اس کے نتیجہ میں آج یہ حال ہے کہ ان لوگوں میں سے بعضوں کے پاس لاکھوں ہے۔ تو اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو صرف آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی جزا عطا فرماتا ہے اور یہ تو ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں اس دنیا میں بہت برکت پڑتی ہے۔

اپنے فارسی منظوم کلام میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اس کا ترجمہ پیش ہے:

”اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے انصار کی طرف دیکھو کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تمہیں پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے“۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا“۔

(مجموعہ اشتہارات)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اسلئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو“۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳)

اب ان اقتباسات کے بعد وقف جدید کے چند کوائف مختصر پیش کر کے تو پھر نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

۲۷/ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی۔ احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کی خاطر حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ پہلے یہ تحریک پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی۔ مَیں ضمناً بتا دیتا ہوں کہ وقف جدید کا سب سے پہلا نام ممبر کے طور پر میرا تھا یعنی حضرت مصلح موعودؓ نے میرا نام نمبر ایک پر رکھا تھا۔ پھر شاید حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر دو نمبر پر لیکن جہاں تک وقف جدید کی مجلس کی صدارت کا تعلق ہے ہمیشہ تاحیات حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہی رہے۔ چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔

پہلے یہ تحریک پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی پھر مَیں نے یعنی اس خاکسار نے ۲۵/ دسمبر ۱۹۸۵ء کو یہ تحریک پوری دنیا تک وسیع کر دی اور اب دنیا کے ایک سو سات ممالک میں یہ تحریک جاری ہو چکی ہے۔ ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۰ء کو وقف جدید کا تینتالیسواں (۴۳واں) سال اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوا اور یکم جنوری ۲۰۰۱ء سے ہم وقف جدید کے چوالیسویں (۴۴ویں) سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو سال اختتام پذیر ہوا ہے یہ صدی کا آخری سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت احمدیہ کو وقف جدید کے میدان میں نمایاں قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق کل

وصولی بارہ لاکھ ۵۱ ہزار ۷۸۲ پاؤنڈ ہے یعنی روپوؤں کو جب پاؤنڈوں میں تبدیل کر لیا جائے مارکس وغیرہ کو بھی تو پھر یہ بنتی ہے۔ ۱۲۵۱۷۸۲ پاؤنڈ ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر ایک لاکھ ستہتر ہزار (۱۷۷،۰۰۰) پاؤنڈز زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

امریکہ کی جماعت کو بھی حسب سابق وقف جدید میں دنیا بھر میں اول آنے کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے۔ ساری دنیا کی جماعتوں میں امریکہ کی جماعت وقف جدید کے چندہ میں اوّل ہے۔ اس کے بعد نمبر دو پاکستان باوجود اس کے کہ آج کل بڑے سخت مالی حالات سے گزر رہا ہے پھر بھی اس سال ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق پائی اور اپنی دوسری پوزیشن کو قائم رکھا۔ جرمنی حسب سابق تیسرے نمبر پر ہے اور انگلستان حسب سابق چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر۔

جہاں تک وقف جدید کے چندہ کا تعلق ہے اس سے بہت زیادہ اہم یہ امر ہے کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ بڑھے کیونکہ جن لوگوں کو خصوصاً نو مبایعین کو شروع سے ہی طوعی چندوں کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ پھر آگے بہت بڑھ بڑھ کر، دل کھول کر چندہ دینے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مجاہدین کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ اٹھانوے ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور گزشتہ سال کے مقابل پر اس میں اکتیس ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ تعداد میں اضافہ ہندوستان میں زیادہ ہوا ہے۔ امسال انہوں نے چودہ ہزار سات سو انتیس (۱۴،۷۲۹) نئے مجاہدین بنائے ہیں اور ۱۴،۷۲۹ میں سے اکثر جو نئے مجاہدین ہیں وہ نئے احمدی ہوتے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ۔

چندہ بالغان میں پاکستان کی جماعتوں میں اوّل کراچی، دوئم ربوہ اور سوئم لاہور ہیں اور چندہ دفتر اطفال میں یہ بالکل الٹ جاتا ہے معاملہ۔ بالغان میں اوّل کراچی، دوئم ربوہ اور سوم لاہور ہیں۔ دفتر اطفال میں اوّل ربوہ، دوئم لاہور اور سوئم کراچی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان مختصر کوائف کے بعد میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

(خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے گرم پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے فرمایا: مجھے جو دوائی علاج کے لئے مل رہی ہے، اس کے ساتھ منہ کی خشکی بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ ویسے میرے منہ کی خشکی نہیں ہے، یہ دوا کا اثر ہے)۔

سوال و جواب

سوال: صحیح بخاری میں ہے اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْد" اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ"۔ یعنی شاعروں میں سے سب سے زیادہ سچا لبید کا یہ قول ہے کہ خدا کے سوا ہر شے باطل ہے حالانکہ قرآن مجید میں اس کے خلاف ہے ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا......﴾۔

جواب: محض ایک لفظ کے ایک جگہ اثبات اور دوسری جگہ نفی سے دونوں قولوں کا متضاد ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ الفاظ کے معنوں میں بہت وسعت ہوتی ہے۔ اگر واقع میں کوئی حدیث قرآن کریم کے صریح الفاظ کے معارض اور مخالف ہو تو ہمارے نزدیک ایسی حدیث چھوڑنی چاہئے کیونکہ اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ جس احتیاط اور حفاظت سے قرآن کریم ہم کو پہنچا ہے اس کی بہت سی نظیریں خود قرآن کریم میں ملتی ہیں یعنی یہ کہ ایک ہی لفظ کا اثبات بھی ہوتا ہے اور پھر اس کی نفی بھی ہوتی ہے مگر اس سے اختلاف یا تعارض ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہمیں چاہئے کہ ایسے الفاظ کے معنوں میں غور کریں۔ مثلاً قرآن کریم کی ان آیات پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص کے چھٹے رکوع میں فرماتا ہے ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ﴾ یعنی تحقیق تُو کسی کو ہدایت نہیں کرتا جس کو دوست رکھے لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں نبی کریمؐ کو فرمایا ہے کہ تُو ہدایت نہیں کرتا جس کو چاہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ شوریٰ کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے ﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ اور تحقیق ضرور تو ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔ دیکھئے یہاں لَتَهْدِیْ فرماتا ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں لَا تَهْدِیْ اور دوسری میں اثبات ہے۔

دوسری مثال یہ ہے کہ ﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا﴾ یعنی اور تجھ کو اللہ نے ضَآل پایا۔ دیکھئے یہاں رسول کریم ﷺ کو ضَآل فرمایا ہے۔ لیکن سورۃ النَّجم میں اس کی نفی کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے ﴿وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى﴾۔ اے اہل مکہ تمہارا یہ ساتھی ضَآل نہیں ہے اور نہ غاوِی ہے۔

صاحب من! جہاں یہ ضرورت پیش آتی ہے کہ ایک ہی لفظ کا اثبات کیا جاتا ہے اور اسی کا انتفاء تو اس وقت بوقت اثبات اور معنے مقصود ہوتے ہیں اور بوقت انتفاء اور معنے۔ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ﴾ کے یہ معنے ہوئے کہ یہ تیرے اختیار میں نہیں ہے کہ تُو کسی کو ہدایت پر لے آوے اور ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ﴾ کے یہ معنے ہوئے کہ تُو لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ہدایت ہے۔ اس کو آ کر لو۔ ﴿وَجَدَكَ ضَآلًّا﴾ میں ضال کے معنے طالب کے ہیں یعنی خدا نے جب دیکھا کہ تُو خدا کا طالب ہے تو اس نے تجھے ہدایت کی راہ دکھادی اور ﴿وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ﴾ میں گمراہی کے معنے ہیں۔ چنانچہ غویٰ کا لفظ ہمارے اس معنے کے لئے صاف اور صریح قرینہ ہے۔ ایسا ہی ﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا﴾ میں ضَآل کے معنے سائل اور طالب کے ہیں۔ چنانچہ ضَآل کے مقابلہ میں بطور لف و نشر ﴿اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ میں سائل کا لفظ واقع ہوا ہے۔

اسی طرح بطلان کے بھی دو معنے ہیں۔ باطل کے معنے فانی کے بھی ہیں اور فنا بڑے عظیم الشان تغیر کو کہتے ہیں۔ پس شاعر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور چیزیں فنا پذیر اور غیر ثابت ہیں اور قرآن شریف میں جو لفظ باطل کا استعمال ہوا ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو محض بے حقیقت ہو۔ قرآن شریف کی لغت میں لکھا ہے اَلْبَاطِلُ یقال لشیٔ لا حَقِیْقَةَ لَهٗ۔ باطل اس چیز کو کہتے ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پس دونوں میں اختلاف نہیں ہے۔ سورۃ لقمان ما قبل آخر رکوع کی آخری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ﴾۔ یعنی یہ اس لئے ہے کہ اللہ حق ہے اور تحقیق وہ جو اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہے اور تحقیق اللہ ہی بڑے علو اور بڑی شان والا ہے۔ حالانکہ ایسے معبود بھی خواہ وہ پتھر ہوں یا انسان مخلوق ہونے کی حیثیت سے ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا......﴾ کے نیچے آتے ہیں۔ مگر معنوں کا رنگ الگ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس غرض کے لئے وہ پکارے جاتے ہیں اس غرض کے لئے باطل یعنی بے حقیقت اشیاء ہیں۔ شعر کے لفظ بھی قابل غور ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ "کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ"۔ جس میں گویا ایک ایک طرح سے مقابلہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ایک عظیم الشان حقیقت ہے کہ اس کے مقابلہ میں تمام اشیاء محض بے حقیقت ہیں۔ پس خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ شعر میں باطل کا لفظ فنا پذیر اشیاء پر استعمال ہوا ہے۔ اور ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا......﴾ میں باطل بے حقیقت چیز پر مستعمل ہوا ہے۔ پس اس طرح سے اختلاف اٹھ گیا۔ (ریویو آف ریلیجنز (اردو) مئی ۱۹۰۸ء۔ جلد ۵ صفحہ ۱۷۵۔۱۷۷)

جرمنی میں پہلی بار
محکمہ تعلیم کے سند یافتہ
اردو جرمن ترجمان
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جرمنی میں مرکزی محکمہ تعلیم کے اعلیٰ سطحی امتحان میں شاندار کامیابی کے بعد پہلی بار قانونی تحفظات کے ساتھ ترجمانی کی سہولت میسر آ چکی ہے۔ ہر قسم کی سرکاری، غیر سرکاری یا نجی دستاویزات کے نہایت اعلیٰ معیاری اور عمدہ اردو جرمن ترجمہ کے لئے رابطہ فرمائیں۔
Rehan Rashid
Staatlich geprüfter und
allgemein ermächtigter Übersetzer
Tel. 06134-53693, 0173-8054416

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

روزنامہ گارڈین (Guardian) لندن کی ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں شائع شدہ

تخت ہزارہ کی شہادتوں کے بارہ میں ایک مضمون

☆......انتہا پسند مذہبی عناصر کی طرف سے نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قتل کی کارروائی۔

☆......ایک فرقہ جسے اس کے عقائد کی وجہ سے ظلم وتشدد کا سامنا ہے اور اس ظلم وستم کو قانونی طور پر جائز قرار دیا گیا ہے۔

(رپورٹر: روری میکارتھی (Rory McCorthy)(ترجمہ: رشید احمد چوہدری)

پنجاب کے گرد وغبار سے اٹے ہوئے میدانی علاقہ میں ایک ایسی سڑک کے آخر میں جس کے اوپر گاڑیوں کی آمدورفت سے جابجا گڑھے پڑے ہوئے ہیں اس گاؤں میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ کو اس نفرت کا احساس ہونے لگتا ہے جس نے تخت ہزارہ گاؤں پر قبضہ کر رکھا ہے۔

گاؤں میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے دوکان پر آویزاں لکڑی کے بورڈ پر سرخ اور سیاہ سیاہی سے لکھے ہوئے اردو کے یہ الفاظ:

"کسی قادیانی سے راہ ورسم رکھنا
خلاف اسلام حرکت ہے"

صاف نظر آتے ہیں۔ قریب ہی سڑک کے کنارے پولیس کے تین سپاہی بے ہنگم طریق سے کھڑے بیزار لگ رہے تھے۔ قادیانی سے مراد احمدیہ فرقہ کے لوگ ہیں جو ایک مذہبی اقلیتی فرقہ ہے اور جسے ۱۹۷۴ء میں سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا اور اس وقت سے لے کر آج تک وہ پاکستان میں سخت ظلم وتشدد کا شکار ہے۔

گزشتہ ماہ تخت ہزارہ میں ایک لوکل ملاں کی قیادت میں ایک ہجوم نے پانچ آدمیوں کو جن میں دو پندرہ سالہ بچے بھی شامل ہیں ذبح کر ڈالا۔ دو لاشوں کو احمدیہ مسجد کی چھت سے نیچے پھینک دیا گیا۔

چند دن پہلے پنجاب کے ایک دوسرے گاؤں میں چار مسلح افراد نے پانچ احمدیوں کو فائرنگ کر کے اس وقت ہلاک کر دیا تھا جب وہ مسجد میں نماز کے لئے جمع تھے۔

پاکستان کے ساڑھے تین ملین احمدی ملک میں اس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جس کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنا قانونی طور پر جائز ہے۔ ان کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا، عبادت گاہوں کو مساجد کے نام سے یاد کرنا یا دیگر مومنوں کو نماز کے لئے مسجد میں پانچ مرتبہ بلانے کے لئے اذان دینا قانونی جرم ہے۔ اگرچہ دیگر مسلمانوں کی طرح وہ پیغمبر حضرت محمدؐ کو مانتے ہیں مگر وہ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مسیح تھے جو گزشتہ صدی کے دوران قادیان (انڈیا) میں پیدا ہوئے اور ان کا یہ عقیدہ انتہا پسند مسلمانوں کے نزدیک پیغمبر محمدؐ کی توہین یعنی Blasphemy ہے۔

پاکستان میں بہت سے احمدی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور دوسروں کی نسبت قدرے خوشحال ہیں۔ خاص طور پر تخت ہزارہ میں جہاں تعداد کے لحاظ سے وہ تھوڑے ہیں تاہم دوسرے لوگ سالہاسال سے ان سے حسد کرتے آئے ہیں۔

تخت ہزارہ احمدیہ قبرستان میں قبروں کے کتبوں کو توڑا گیا۔ احمدیہ کمیونٹی میں سے اکثر بشمول اس شخص کے جسے حملہ کر کے ہلاک کیا گیا، نے پولیس کو اس ہراساں کرنے والی کارروائی سے آگاہ کیا مگر نتیجہ بے سود رہا۔

اطہر شاہ جو لوکل سنّی مسلمان ملّاں ہے اور جس نے رات ہجوم کی قیادت کرتے ہوئے احمدیہ مسجد پر حملہ کیا اور خود زخمی بھی ہو گیا گاؤں میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے دفتر سے احمدیوں کے خلاف مہم چلاتا تھا۔ اس کے مقفل دفتر کے باہر آویزاں بورڈ پر تحریر ہے کہ ایک مرتد کا قتل دنیا بھر کے غیر مسلموں کے قتل سے زیادہ بہتر ہے۔

اطہر شاہ جو آج کل فیصل آباد میں زیر حراست ہے۔ نے احمدیہ مسجد کو مسمار کرنے کی کارروائی کی کوشش کی تھی۔ حملہ آور ہجوم نے احمدیہ مسجد کی دو بیرونی دیواریں توڑ ڈالیں اور اس طرح زبردستی مسجد میں داخل ہو گئے۔

۲۲ سالہ وسیم احمد کی عینی شہادت کے مطابق جس نے اپنے دو چچیرے بھائیوں (Cousins) کو شہید ہوتے دیکھا ہجوم نے کلہاڑیوں کی مدد سے ناصر احمد کا گلا کاٹا اور پھر اس کی نعش کو سڑک پر پھینک دیا۔

جب وہ یہ واقعہ بیان کر رہا تھا تو ناصر احمد کی والدہ مسجد کے جلے ہوئے نماز کے ہال میں دبکی ہوئی بیٹھی تھی اور کندھے پر رکھنے والی اس خون آلودہ چادر کے اندر سسکیاں لے رہی تھی جسے اس کے بیٹے ناصر احمد نے اس رات پہنا ہوا تھا۔ اوپر چھت پر پنکھے آگ کی حدت سے ٹیڑھے ہو چکے تھے۔

احمدیوں میں سے اکثر یہ بات کہتے ہیں کہ وہ گاؤں میں اشتعال انگیز تحریروں کا کوئی نوٹس نہیں لیتے مگر ان کی آزردگی کا جوان کے چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۳۸ سالہ افضل محمود جس کا باپ اور بھائی حملہ میں ہلاک ہوئے کہتا ہے کہ اس کے خیال میں اسے نصف گاؤں کو قتل کر دینا چاہئے مگر خلیفہ صاحب اس بات کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کا خاندان تقسیم ہند کے وقت ہندوستان سے پاکستان اس لئے آیا کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ ایک مسلم ریاست میں محفوظ رہیں گے۔ اسے ہمارا محبوب وطن ہونا چاہئے تھا مگر اب شاید ہندوستان ہی اس سے بہتر ہو۔

بے انتہا لکھنے والے پاکستانی اخبارات احمدیوں کے بارہ میں خاموش ہیں۔ اسی طرح وہ ملک کے اندر دوسری ظلم وستم کا نشانہ بننے والی اقلیت یعنی دو ملین عیسائیوں کے بارہ میں خاموش ہیں۔ پاکستان کے عیسائی گندے محلوں (Slums) میں رہتے ہیں اور ایسی نوکریاں کرتے ہیں جو دوسرے نہیں کر سکتے۔

عیسائی اور احمدی دونوں توہین رسالت کے منحوس اور ظالمانہ قانون کے تحت جسے ضیاء الحق نے ۱۹۸۵ء میں بنایا تھا باقاعدگی سے گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ اس قانون کے تحت ہر وہ شخص جو پیغمبر اسلام کی توہین کرے اس کے لئے موت کی سزا مقرر ہے۔

کاملہ حیات جو پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کی جوائنٹ ڈائریکٹر ہیں کہتی ہیں کہ ملاؤں کا ایک چھوٹا سا طبقہ اقلیتوں کے خلاف مہم میں شریک ہے۔ حکومت کو سختی کے ساتھ اس کو دبانا چاہئے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی خاموش رضا اس میں شامل ہے۔

اس سال کے شروع میں پاکستان کے ملٹری لیڈر پرویز مشرف نے توہین رسالت کے قانون میں معمولی سی ترمیم کرنا چاہی تھی جس کی وجہ سے اس قانون کے تحت مقدمہ کرنا اتنا آسان نہ ہوتا مگر چند دنوں کے بعد ہی سنّی مسلم راہنماؤں کے احتجاج کی وجہ سے اس نے یہ تجویز واپس لے لی۔ کاملہ حیات نے کہا کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے قتل کو روکے بلکہ ان کے خلاف نفرت پھیلانے والی کارروائی کو بھی روکے جو نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ لوگوں کو ان کے خلاف تشدد پر اکساتی ہے۔

بقیہ: ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
از صفحہ ۱۱

کے باوجود اگر آپ ان کو اسلام سے متعارف نہیں کرواتے تو ان کو اسلام سے محروم رکھنے کا گناہ آپ سر لیتے ہیں اور یہ بڑی جرأت ہے اور بڑی بے حسی بھی۔

اللہ تعالیٰ نے وہ ہوائیں چلائی دی ہیں جن کے نتیجہ میں اسلامی انقلاب قریب آ رہا ہے۔ دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ...... اس کے باوجود آپ کا دعوت الی اللہ کی سعادت سے محروم رہنا نہ تو عقل کے مطابق ہے اور نہ کسی اور پہلو سے ہی کوئی معقول بات دکھائی دیتی ہے۔ یہ محرومی ہی نہیں بلکہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لئے دعوت الی اللہ کے کام میں آپ کی انتہائی جدوجہد، کوشش اور دلچسپی لینے کی ضرورت ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:

"تبلیغ کے ذریعہ غالب آنا جماعت احمدیہ کا مقدر بن چکا ہے۔ سو اس مقدر کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ ایک دن تو کیا ایک لمحہ بھی اپنے اوپر غفلت کا نہ آنے دیں اور یاد رکھیں کہ بہرحال آپ نے ترقی کرنی ہے۔ ہر حال میں آپ نے فاصلے طے کرنے ہیں...... یہ وہ اعلیٰ سفر ہے جو آپ کو درپیش ہے۔ اس لئے دشمن کی مذموم حرکتوں کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ملنی چاہئے کہ وہ کسی قسم کا بداثر ڈال سکیں یا آپ کی رفتار کو روک سکیں ...... پس میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کے انسانوں کو خدائے حی وقیوم کی طرف بلائیں۔ مشرق کو بھی بلائیں اور مغرب کو بھی بلائیں۔ کالے کو بھی بلائیں اور گورے کو بھی بلائیں، عیسائی کو بھی بلائیں اور ہندو کو بھی بلائیں۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی بلائیں اور دہریوں کو بھی بلائیں۔

یہ آپ ہیں جنہوں نے دنیا کو موت کے بدلہ زندگی بخشی ہے۔ اے محمدؐ کے غلامو! اور اے دین محمد ﷺ کے متوالو! اب اس خیال کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا کام لگائے گئے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر ایک خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمدؐ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو"۔ (خطبہ جمعہ ۲۵؍فروری ۱۹۸۳ء)

پس اے مسیح محمدی ﷺ کی جماعت کے درخشندہ وجودو! اٹھو اور جاگو! اور اس عظیم روحانی جہاد میں بنیان مرصوص بن جاؤ اور توحید اور رسالت محمدی کا پیغام اور حق وصداقت کی اس آواز کو قریہ قریہ، بستی بستی پہنچانے کے لئے کمر ہمت کس لو۔ آؤ! اور یک جان یک قالب ہو کر توحید کا علم بلند کرتے ہوئے کفر والحاد کے ایوانوں کو ہلا دیں۔ آؤ اور شرک ومادیت کے تاریک گلی کوچوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے چراغ روشن کر دیں۔ اور خدا کرے کہ ہمارا یہ عزم عزم صمیم بن جائے۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

☆......☆......☆......☆

(نوٹ: مکرم محمد ذکریا خان صاحب نے یہ تقریر جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۵ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷؍اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار صبح کے اجلاس میں کی)

اولین فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مشرقی بلاک کو بھی بلانا آج آپ کے سپرد ہے اور مغربی بلاک کو بھی بلانا آج آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ یہ آپ ہی ہیں جنہوں نے دنیا کو موت کے بدلہ زندگی بخشی ہے۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو مرنے والے مرجائیں گے اور اندھیروں میں بھٹکنے والے ہمیشہ بھٹکتے رہیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵؍فروری ۱۹۸۳ء)

اے راہِ حق کے شہیدو! وفا کی تصویرو!

تخت ہزارہ کے راہِ مولا میں جان قربان کرنے والو!

تم پر لاکھوں سلام

(راضیہ سید۔ سرگودھا)

مَیں قلم ہاتھ میں تھامے سوچوں میں گم ہوں کہ اس المناک واقعہ کو کیسے اور کہاں سے شروع کروں۔ کہ دل و دماغ میں ایک ساتھ Friday the 10th کے الفاظ یاد آئے جو حضور ایدہ اللہ کی ایک رؤیا تھی۔ جو بار بار مختلف رنگ میں پوری ہوئی۔ یہ واقعہ بھی ۱۰ر جمعۃ المبارک ہی کا ہے جب تخت ہزارہ کے احمدیوں کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سفاکی کا نشانہ بنایا گیا اور خانۂ خدا پر حملہ کر کے اسے گرایا اور آگ لگا دی گئی اور اس مسجد کی حفاظت کرتے ہوئے ان پانچ احمدیوں پر وہ ظلم روا کیا جو پتھر دل کو بھی دہلا دے۔

۱۱ر نومبر کو صبح آٹھ بجے بچوں کو سکول چھوڑ کر آئی تو میری ایک عزیزہ نے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ رات تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کی مسجد میں احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ اور پانچوں افراد کی لاشیں پولیس کی تحویل میں مڈھ رانجھا پڑی ہوئی ہیں۔ میں سکتہ کے عالم میں یہ بات سن رہی تھی۔ شاید میرے کانوں نے غلط سنا۔ نہیں، ملکی اخبارات اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ سبھی نے تو اس المناک واقعہ کی خبر دی تھی۔ میرا دل تخت ہزارہ کے ستم رسیدہ خاندانوں کے پاس اڑا جا رہا تھا۔ میں ان کو دیکھنا اور ملنا چاہتی تھی جو قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر رہے تھے۔ مگر تمام راہیں مسدود تھیں۔ علاقہ پولیس کے گھیرے میں تھا اور کرفیو لگا ہوا تھا۔ ۱۱ر نومبر کو راہ مولا میں شہید ہونے والوں کی میتیں تدفین کے لئے ربوہ پہنچیں اور ۱۲ر نومبر کو ایک وفد امیر و مربیان صاحبان شہر و ضلع سرگودھا اور صدران لجنہ اماء اللہ شہر و ضلع سرگودھا اشیاء خورونوش لے کر تخت ہزارہ گیا۔

۱۵ر نومبر کو ایک وفد مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ شہر سرگودھا کا تخت ہزارہ ان ستم رسیدہ خاندانوں سے ملنے گیا۔ جو کچھ میں نے سنا اسے لکھنے پر مجبور ہو گئی تا میری طرح اور بہن بھائی جو ان کے دکھ میں تڑپ رہے ہیں وہ بلند حوصلے اور صبر و ضبط کی ان تصویروں کے حالات پڑھیں تو معلوم ہو کہ "مرد خدا" نے سچ ہی کہا تھا "صحابہ سے ملا جو مجھ کو پایا" کہ میرے فرقے کے لوگ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کریں گے۔

صبح نو بجے ہماری وین تخت ہزارہ کے لئے سرگودھا سے روانہ ہوئی اور دس بجے ہم تخت ہزارہ کی سوگوار فضا میں تھے جہاں ابھی بھی پولیس کی بھاری نفری موجود تھی۔ ہم ہر اس مقام پر گئے جہاں اسلام کے نام پر ظلم و بربریت کی داستان رقم ہوئی تھی۔ جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے ورثاء سے فرداً فرداً ملے۔ صبر و حوصلے کے شاندار نظارے دیکھے اور سنے۔

میں تخت ہزارہ کی سرزمین پر کھڑی ہوں جو تاریخ میں "ہیر رانجھا" کی روایتی عشقیہ داستان کے نام سے مشہور ہوا تھا۔ مگر آج پوری دنیا میں راہ مولیٰ میں شہادت کا جام پینے والے عشاقان احمدیت کے نام سے معروف ہوا۔

ہم صدر لجنہ تخت ہزارہ کی راہنمائی میں راہِ مولا میں شہید ہونے والے ان سرفروشوں کے گھر گئے جو نذیر احمد صاحب اور ان کے جواں سال بیٹے عارف محمود کا ہے۔ یہاں نذیر احمد صاحب کی بیوہ اور عارف محمود کی بیوہ، والدہ اور بہن بھائی رہائش پذیر ہیں۔ عارف کی والدہ اور بیوی اور نذیر احمد صاحب کی بیوہ نے اپنے شوہر اور بیٹے کی قربانی پیش کی ان کا حوصلہ دیکھا تو وہ مجھے صبر و حوصلہ کا بلند مینار نظر آئے۔ میرے پاس الفاظ نہ تھے جو میں ان عظیم خواتین کو کہتی۔ عارف کی والدہ بتا رہی تھیں، میں ابھی ابھی اپنے بچوں کو بتا رہی تھی کہ ہم نے کوئی جملہ بے صبری کا نہیں کہنا کیونکہ ہم نے خدا سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ ہم نے وہ عہد زبانی نہیں، عملاً پورا کیا ہے۔ میرے بہادر شوہر اور بیٹے نے خدا کے گھر کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کی ہیں، ہمیں ان کی شہادت پر فخر ہے۔ ظالموں نے میرے بچے اور شوہر پر اتنی اینٹیں برسائیں کہ ان کے دانت ٹوٹ گئے، جسم سے چربی باہر آ گئی۔ وہ ان پتھروں کے نیچے بالکل اسی طرح دب گئے جیسے کابل کی سرزمین میں عشاقان احمدیت پر پتھر برسائے گئے تھے اور وہ پتھروں تلے دب گئے تھے۔ اس پر بس نہیں کی۔ ان کے چہرے مسخ کئے۔ میں اپنے بچوں کو سمجھاتی ہوں کہ ہم نے نہیں رونا ہمیں اعزاز ملا ہے۔ ہاں ایک ماں کا دل ہے جو تڑپتا ضرور ہے۔ آنکھ ان کی جدائی پر آنسو ضرور بہاتی ہے مگر ہمیں ان قربانیوں کا کوئی غم نہیں۔ میں کچھ دیر پہلے انہیں حضرت امام حسینؓ کا واقعہ سنا رہی تھی کہ ان کا پانی بند کیا، ان پر یزید نے کتنا ظلم کیا تھا۔ پورا خاندان قربان ہو گیا۔ تمہارے تو صرف باپ اور بھائی نے قربانی دی ہے۔ میں سر جھکائے صبر کے اس پیکر کی باتیں سن رہی تھی۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ یزید بھی مسلمان ہی تھا جس نے نواسۂ رسول کو شہید کیا اور جس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے "یزید پلید" کا لفظ استعمال کیا ہے اور فرمایا تھا کہ "حسنؓ و حسینؓ بلا شبہ سردارانِ جنت ہیں۔ ان کے لئے ذرہ بھر کینہ موجب سلب ایمان ہے"۔ میں سوچ رہی ہوں آج بھی "مسلمان" ہی ہیں جنہوں نے یہ ظلم کیا مگر کیا وہ حضرت امام حسینؓ کی طرح احمدیوں کے دل سے خدا اور اس کے رسول ﷺ اور آپؐ کے غلام اور عاشق صادق کی محبت دل سے نکال سکے؟

صدر صاحبہ لجنہ تخت ہزارہ ہمیں مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب کے گھر لے کر گئیں۔ امیر صاحب کی ضعیف والدہ، بہن اور جواں سال بیوہ اپنے شوہر کی قربانی پر خدا کا شکر ادا کرتی دکھائی دیں۔ امیر صاحب کے دو معصوم بچے جو اپنے جانثار باپ کی قربانی پر مطمئن نظر آ رہے تھے۔ امیر صاحب کی بیوی ہمیں صبر کا وہ کوہ گراں نظر آئیں جسے ظالم ان کے شوہر کی قربانی لے کر بھی نہ گرا سکے۔ کوئی بے صبری کا جملہ یا جزع فزع نہ تھی۔ حیرت تو یہ کہ آنکھ میں آنسو بھی نہ تھا اور وہ وفا کی پتلی اپنے شوہر سے کیا ہوا وہ عہد نبھا رہی تھی کہ میں نے عہد کیا تھا میں اپنے شوہر کی شہادت پر آنسو نہیں بہاؤں گی۔ میرے شوہر نے مجھے اعزاز دیا ہے جو قسمت والوں کو ملتا ہے۔ میں رو کر اس مرتبہ کو، اس اعزاز کو میلا نہیں کرنا چاہتی۔ میں خوش ہوں کہ خدا کے گھر کی حفاظت میں انہوں نے قربانی دی۔ بوڑھی والدہ کا اکلوتا بیٹا اور بہن کا مان اکیلا بھائی تھا۔ اللہ ان کو صبر دے، ان کی قربانی کو قبول کرے۔ یہ تھے وہ جذبات جن کا اظہار اس قابل فخر امیر صاحب کی اہلیہ نے کیا تھا اور یہ وہ خاتون ہیں جو تمام رات اپنے شوہر کی تلاش کرتی رہیں اور صبح نو بجے انہیں ان کی شہادت کی اطلاع ملی تو زبان پر الحمد للہ کا وِرد تھا۔

پھر ہم اس چوتھے سرفروش طفل کے گھر گئے جس کا نام مدثر تھا۔ جس نے زندگی کی صرف پندرہ بہاریں دیکھی تھیں۔ جو دنیا میں مختصر زندگی لے کر آیا اور ہمیشہ کے لئے حیات پا گیا۔ اور احمدیت کی تاریخ میں انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔ اس بچے کی ماں کا صبر بھی قابل دید تھا۔ والدہ مدثر احمد نے بتایا کہ پچھلے سال مدثر کا ایک خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا جس سے اس کے سر پر چوٹ آئی اور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہا اور معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا۔ صرف ایک ہاتھ میں تکلیف تھی۔ آج معلوم ہوا کہ خدا نے تو اسے چن لیا تھا ان ہیروں میں جنہوں نے مسجد کی حفاظت میں جان کا نذرانہ پیش کرنا تھا۔ اس بچے کا دل تو ہر وقت نماز اور مسجد میں اٹکا رہتا تھا۔ یہ بہن بھائیوں میں چھوٹا تھا۔ گھر والوں کے اصرار پر کہ تمہارا بازو ٹھیک نہیں تم نہ جاؤ تو اس سرفروش کا جواب تھا کہ میں بے غیرت بن کر گھر میں بیٹھا رہوں اور خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے نہ جاؤں، یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ یہ بچہ زخمی حالت میں تڑپتا رہا اور پانی کے لئے ترستا رہا مگر پولیس نے اس کے ورثاء کو پانی تک دینے کے لئے پاس نہ جانے دیا اور یہ صبح چھ بجے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ میرے دل نے کہا مدثر! بچے تم چھوٹے ہو کر کتنا بڑا اعزاز پا گئے۔

پانچواں جانثار بھی پندرہ سالہ طفل مبارک احمد تھا جو اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔ جو دنیا میں مختصر زندگی لے کر آیا اور حیات جاوداں لے کر گیا۔ اس نے بھی مسجد کی حفاظت میں جان کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔ ان کی والدہ اور عزیز صبر کی تصویریں تھیں جو بیان سے باہر ہے۔ یہ بچہ بھی نمازوں کا پابند اور بہت شریف النفس تھا۔ جو والدہ کو دودھ کا کہہ کر گیا کہ آ کر پیتا ہوں اور مسجد کی حفاظت کے لئے سب کچھ چھوڑ کر بھاگا چلا گیا۔ ان سچے عشاقان سے مل کر ہمارا وفد مسجد دیکھنے گیا جس پر اسلام کے نام نہاد دعویداروں نے اپنی بربریت کی انتہا کر دی تھی۔ مسجد کی دیواریں گرائی ہوئی تھیں۔ ہر طرف اینٹوں کا ایک ڈھیر تھا۔ اندر قدم رکھا تو ہر چیز زبان حال سے اپنے پر توڑے گئے مظالم کی داستاں سنا رہی تھی۔ صحن عبور کر کے مسجد کے اندرونی حصہ میں گئے تو میرا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ جو کچھ دیکھا بہت ہمت کر کے تحریر میں لا رہی ہوں۔ یہ وہ حصہ ہے جہاں احمدیت کے پانچ قابل فخر سپوتوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ہاں یہ وہ خدا کا گھر ہے جہاں پانچ وقت نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ جسے ظالموں نے حملہ کر کے گرا دیا تھا اور آگ لگا دی۔ یہاں اب راکھ اور جلی ہوئی صفوں کا ایک ڈھیر تھا۔ منبر، پنکھے، پردے اور سامان جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ پنکھے ٹوٹے، جلے اور پگھل کر ٹیڑھے ہو چکے تھے۔ قرآن پاک کے جلے اوراق اور کتب کے جلے ہوئے حصے ابھی بھی اسلام کے نام نہاد متوالوں اور حضرت نبی کریم ﷺ کی محبت کے دعویداروں کے جھوٹا ہونے کا منہ بولتا ثبوت دے رہے تھے۔ جو انہوں نے آپؐ کے نمونے کے برخلاف ان نہتے لوگوں پر مسجد میں روا رکھا۔ جو صرف مخالفین آپؐ کے ماننے والوں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ جنہوں نے اپنے پیروکاروں کو یہ

بیلا بوتیک پر پھر سے

گرینڈ سیل ——— گرینڈ سیل ——— گرینڈ سیل

۲۹ر جنوری سے ۱۴ر فروری تک

ہر طرح کے ملبوسات پر 30% سے 60% تک رعایت

نیز بے شمار نئے، سستے، ان سلے تھری پیس سوٹ

ضرورت درزی:۔ فرانکفورٹ میں ایک ماہر درزی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کے زنانہ کپڑے سینے جانتا ہو

Tel: 069-24279400 E-mail: BELAboutique@aol.com

Kaiser Str. 64 - Laden 29

Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

درس دیا تھا کہ ہر مذہب کی عبادتگاہ کا احترام کرو۔ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو نہ مارو۔ یہ وہ ہدایت تھی جو آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو دی تھی۔ یہ آپؐ سے کیسی محبت کا ثبوت تھا کہ اس عبادتگاہ کی نہ صرف بے حرمتی کی گئی بلکہ اس میں بچوں کو قتل کیا گیا، بوڑھوں کو شہید کیا گیا۔ میری چار سالہ معصوم بیٹی مجھ سے پوچھ رہی تھی "ماما قرآن پاک کو تو نہیں جلاتے۔ اللہ میاں سخت عذاب دیتے ہیں، بہت سخت گناہ ہوتا ہے، ایسا تو کافر کرتے ہیں"۔ میں اس معصوم کو کیا بتاتی کہ یہ "مسلمان" ہیں جنہوں نے مخالفین اسلام کی تقلید کی۔ میرے پیارے آقاؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام کا نمونہ نہیں اپنایا۔ بلکہ وہ نمونہ تو احمدیت کے سپوت آپؐ کی محبت میں دکھا گئے۔ احمدی تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ قرآن پاک کا کیا احترام ہے، اس کا کیا ادب ہے۔ مسجد کا یہ وہی کمرہ ہے جہاں ہمارے نہتے بھائیوں کو کلہاڑیوں سے اور ڈنڈوں سے مار مار کر شہید کیا گیا۔ اس پر ہی بس نہیں کیا بلکہ ان کے اعضاء تک کاٹ دیئے گئے۔ مردہ جسموں پر وار کر کے "اسلام" کی خدمت کا حق ادا کیا۔ دنیا کا کوئی مذہب ایسے بہیمانہ سلوک کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام تو لاشوں کی بے حرمتی کی نفی کرتا ہے۔ اور لاشوں کا مثلہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ میرے آقا نبیوں کے سردار ﷺ نے تو اس کی اجازت نہیں دی۔ میرے آقا تو جنگی قیدیوں کے بندھنوں میں کراہنے سے تڑپ جاتے تھے اور انہیں ڈھیلا کر دیا کرتے تھے۔ مگر یہاں تو خون کی ہولی کھیلی گئی۔ مسجد کی چھت پر ٹینکی کے قریب امیر مقامی ناصر احمد صاحب کا فون پڑا ہے۔ جہاں وہ نہتے کھڑے مسجد کی حفاظت کر رہے تھے اور ظالموں کی گولی کا نشانہ بنے اور پھر ان کے جسم کو صفوں میں لپیٹ کر آگ لگا دی گئی جس سے ان کی شناخت مشکل ہو گئی۔ میں تباہ حال مسجد میں کھڑی تھی لیکن میری چشم تصور چودہ سو سال پیچھے صحابہ کرام پر کئے گئے وہ مظالم دیکھ رہی تھی جو قبولِ اسلام کی پاداش میں کفار ان پر کیا کرتے تھے۔ میں آل یاسرؓ اور آل عمارؓ کو دیکھ رہی تھی جنہیں کفار صفوں میں لپیٹ کر آگ کا دھواں دے رہے تھے۔ میں حضرت خبابؓ کو دیکھ رہی تھی جنہیں لوہے کی بھٹی کے دہکتے ہوئے انگاروں پر رکھا ہوا تھا۔ میں ہندہ کو دیکھ رہی تھی جو حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا رہی تھی اور ناک کان کاٹ رہی تھی۔ مگر یہ سب تو کفار مکہ کر رہے تھے۔ میں لرز گئی۔ میں تو تخت ہزارہ میں ہوں۔ یہ سب کچھ تو یہاں ہوا ہے۔ یہاں صفوں میں ناصر احمد صاحب کو لپیٹ کر آگ لگائی گئی۔ یہاں تو نذیر احمد صاحب کی آنکھ کو نکالا گیا۔ یہاں تو عارف کے دانت توڑے گئے۔ یہاں تو اعضاء الگ کئے گئے اور چہرے مسخ کئے گئے ہیں۔ یہ سب کچھ تو محافظان قوم کی موجودگی میں ان کی ایماء پر دعویداران اسلام نے کیا۔ جس قوم کے محافظ ہی لٹیرے بن جائیں تو اس قوم کے تباہ ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہ جاتی۔ میں بے حد دکھی دل کے ساتھ مسجد سے باہر آئی۔

اے جان کا نذرانہ پیش کرنے والو! تم پر لاکھوں سلام۔ تم نے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔ تم واقعی اعزاز پا گئے۔ اور تمہارے ان قابل فخر گھرانوں پر خدا تا قیامت اپنے فضلوں اور برکتوں کی بارش نازل فرمائے۔ تمہارا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ تمہارے خون نے احمدیت کے چمن کی آبیاری کی ہے۔ سرزمین کابل میں جانثاران احمدیت کی جو آواز حق بلند ہوئی تھی آج اس کی بازگشت سرزمین تخت ہزارہ میں سنائی دی کہ ایمان کے مقابل پر جان کیا چیز ہے۔ اس اولاد کی کیا قیمت ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اے ظالمو! تم نے جو کچھ کرنا ہے کر گزرو ہم تو یونہی ثابت قدم رہیں گے

خدائی غیرت کا تازہ نشان

(رپورٹ: فہیم احمد خادم ۔ غانا)

قریباً بیس سال قبل کا واقعہ ہے جماعت احمدیہ غانا کا ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ میں تھا۔ ان دنوں بھی مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج تھے۔ ایک دن ان کے گھر کی ایک ملازمہ کی غلطی سے باورچی خانہ میں آگ لگ گئی۔ صورت حال یہ تھی کہ باورچی خانہ میں دو سلنڈر جل رہے تھے۔ خود باورچی خانہ بھی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ مشن سے ملحقہ ایک پٹرول سٹیشن بھی تھا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس کے خاص فضل سے آگ پھیل نہ سکی البتہ ملازمہ کے جسم کا کچھ حصہ آگ سے جھلس گیا۔ ملازمہ کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ علاج کے بعد اسے سلائی مشین اور کچھ نقدی دے کر راضی خوشی رخصت کر دیا گیا۔

اب ۲۰۰۰ء میں، ٹھیک بیس سال بعد اسی جل جانے والی عورت کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ غانا کے ملکی قانون کے مطابق بیس سال قبل ہونے والے واقعہ پر مقدمہ دائر نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی یہ مقدمہ ظاہر کرتا ہے کہ عورت کی کوئی چال ہے یا وہ کسی کے اشاروں پر کھیل رہی ہے۔ بات ظاہر ہے کہ اگر وہ پہلی بار جل جانے پر جماعت کی طبی اور مالی امداد پر مطمئن نہ تھی تو اسے اسی وقت جماعت کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہئے تھا۔ چونکہ اس عورت نے اس واقعہ کے معاً بعد مقدمہ نہیں کیا تو پتہ چلا کہ عورت، جماعت کی مالی امداد پر ہی مطمئن ہو گئی تھی۔

اس عورت کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ جس دن اس عورت کے وکیل نے عدالت میں جماعت کے خلاف دلائل پیش کرنے کے لئے حاضر ہونا تھا اس روز خدا کی عجیب قدرت ظاہر ہوئی۔ اس وکیل کی گاڑی کو اچانک آگ لگ گئی اور وہ آناً فاناً خاکستر ہو گئی اور اس وکیل کو اپنی گاڑی پر عدالت جانے کی توفیق نہ ملی۔ وکیل اس واقعہ سے ایسا حواس باختہ ہوا کہ کسی نہ کسی طرح عدالت میں پہنچا اور اپنی گاڑی کے جل جانے کا ذکر کر کے عدالت سے درخواست کی کہ میرے دماغ پر اس واقعہ کا بے حد بوجھ ہے لہذا عدالت کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

کچھ ہفتے ہوئے عدالت نے اس مقدمہ کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں کر دیا اور عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے اس عورت کو ہدایت جاری کی کہ وہ ایک لاکھ سیڈیز جرمانہ، جماعت احمدیہ کو ادا کرے۔

یہی لگتا ہے کہ یہ سراسر جماعت احمدیہ کو زک پہنچانے کی سازش تھی۔ جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے محفوظ ہاتھوں میں ہے بھلا اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو سالہا سال ہوئے ببانگ دہل فرما چکے ہیں اور کیا ہی سچ فرمایا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

اس مقدمہ کی تفصیلی رپورٹ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے ازراہ شفقت فرمایا: "اس لڑکی سے حسن سلوک کریں۔ وہ غریب پہلے جل گئی اور اب مقدمہ ہار گئی ہے تو جو جرمانہ اس پر پڑے وہ اس سے وصول نہ کریں۔ وہی جماعت کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا"۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر شفیق امام عطا فرمایا ہے۔ دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی تاکید یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے غلاموں کا ہی حصہ ہے۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ: ابوالمسرور چوھدری)

سالانہ ۸ ہزار مربع کلومیٹر علاقہ
صحرا بن رہا ھے

(پاکستان): پاکستان سمیت خطہ کے پانچ ممالک میں سالانہ آٹھ ہزار مربع کلومیٹر علاقہ صحرا میں تبدیل ہو رہا ہے جس سے آئندہ ۱۵ برسوں میں ۵۰ کروڑ آبادی متاثر ہو گی۔ غربت کے بعد حیاتیاتی ماحول میں پیدا ہونے والا بگاڑ اکیسویں صدی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے جسے ہنگامی بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت ہے۔ انٹرنیشنل یونین آف کنزرویشن نیچر اینڈ نیچرل ریسورسز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین میں سالانہ ۴۵۰۰ مربع کلومیٹر، بھارت میں ۱۵۰۰ مربع کلومیٹر اور پاکستان میں ۵۰۰ مربع کلومیٹر، افغانستان میں ۱۱۰۰ مربع کلومیٹر اور ایران میں ۴۰۰ مربع کلومیٹر رقبہ سالانہ صحرا میں تبدیل ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں خشک سالی کے باعث خطہ کے تمام ممالک متاثر ہوئے ہیں۔

(روزنامہ خبریں ۱۲/نومبر ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆......☆

مولویوں کے فتوے غیر قانونی قرار دیے دئے گئے

(بنگلہ دیش): بنگلہ دیش ہائی کورٹ نے مولویوں کی طرف سے جاری شدہ تمام فتووں کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے اور سفارش کی ہے کہ مولویوں کے فتووں پر پابندی لگائی جائے اور ایسا قانون بنایا جائے کہ فتویٰ جاری کرنا قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دے دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ کچھ عرصہ قبل علیحدگی اختیار کرنے والے ایک جوڑے نے دوبارہ شادی کے لئے رجوع کرنا چاہا تو مولوی نے حلالہ کرنے کو کہا۔ ہائی کورٹ نے معاملہ سامنے آنے پر فیصلہ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔

دوسری طرف ایک اسلامی تنظیم نے ہائی کورٹ کے دونوں ججوں کو جنہوں نے یہ فیصلہ سنایا تھا مرتد قرار دے دیا اور کہا کہ اگر عدالت نے فیصلہ واپس نہ لیا تو ملک گیر تحریک چلائیں گے۔

بی بی سی کے مطابق بنگلہ دیش میں انسانی حقوق کی تنظیمیں فتووں کے خلاف مہم چلا رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فتوں کا اکثر ناجائز استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا بیشتر ہدف خواتین بنتی ہیں۔

(ہفت روزہ نیشن ویکلی۔ ۱۹/جنوری ۲۰۰۱ء)

گزشتہ برس دنیا بھر میں سب سے زیادہ بم دھماکے پاکستان میں ہوئے

گزشتہ برس یعنی ۲۰۰۰ء میں دنیا بھر کے مختلف ممالک کی نسبت سب سے زیادہ یعنی ۷۸ بم دھماکے پاکستان میں ہوئے جن میں مجموعی طور پر ۱۰۶۔ افراد ہلاک اور ۳۴۰ زخمی ہوئے۔ اس عرصہ کے دوران بھارت میں ۱۸ بم دھماکے ہوئے جن میں مجموعی طور پر ۳۰۔ افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ (روزنامہ دن ۷/جنوری ۲۰۰۱ء)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

(محمد زکریا خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا پہلا مصرعہ ہے:

"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج"۔

یہ ایک بہت گہرا عمیق اور لطیف مضمون ہے جس کے بے شمار پہلو ہیں۔ تبلیغ کرنا، حق کی آواز لوگوں تک پہنچانا ایک مقدس فریضہ ہے۔ تبلیغ کیسے کی جائے، کس کو کی جائے، تبلیغ کرنے والے کے اوصاف کیا ہونے چاہئیں، اس کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ غرضیکہ اس کے ہر پہلو پر مختلف زاویوں سے بحث کی جاسکتی ہے۔ مگر میں اس وقت صرف اس کے اہم اور بنیادی پہلو پر روشنی ڈالوں گا یعنی تبلیغ کرنا اور حق و صداقت کی آواز دوسروں تک پہنچانا ہمارا اولین اور مقدس فریضہ ہے اور ساتھ ساتھ اس عظیم الشان اور مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جس بنیادی شرط کے پورا کرنے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے یعنی اعمال صالحہ بجالانا کے بارہ میں اپنی معروضات پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا وباللہ التوفیق۔

دوسروں تک پیغامِ حق پہنچانا حق کی آواز بلند کرنا یا یوں کہہ لیجئے کہ دعوت الی اللہ کرنا ایک اہم فریضہ ہے جو سنتِ انبیاء کرام ہے اور جس کے بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں ہمیں نہایت تاکیدی حکم دیا اور ساتھ ساتھ اس بارہ میں نہایت عمدہ اور جامع نصائح سے نوازا ہے۔

یوں تو ہم ہر روز ہی دعوت الی اللہ کی بات کرتے ہیں لیکن بہت کم لوگ اس کی حقیقت، اہمیت اور عظمت و شان سے آشنا ہیں۔ یہ بات ہماری روزمرہ کی زندگی سے عیاں ہے کہ جب ہم کسی عزیز رشتہ دار یا دوست کی دعوت کرتے ہیں اور اس کو اپنے ہاں آنے کے لئے کہتے ہیں تو فوراً ہی ہم اس کی دعوت اور ملاقات کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں ہم ایک طرف اپنے گھر کی صفائی میں لگ جاتے ہیں اور اس کو صاف ستھرا، خوبصورت اور مزین بنانے میں مصروف ہو جاتے ہیں وہاں دوسری طرف اعلیٰ اور لذیذ کھانوں سے اس کی مہمانی کا شرف حاصل کرتے ہیں تاکہ آنے والا مہمان ہمارے گھر اور ہماری ضیافت سے ایک عمدہ تاثر لے کر رخصت ہو۔

مگر کیا کبھی کسی نے اس بات پر غور کیا ہے کہ جس مہمان کو ہم دنیا کی سب سے عظیم، برتر اور بالا ہستی کی طرف بلاتے ہیں اور اس کی طرف اس کو دعوت دیتے ہیں تو کیا ایسی عظیم الشان دعوت کے لئے کچھ تیاری کی ضرورت نہیں؟ یقیناً ہے اور سب سے بڑھ کر اسی دعوت کی تیاری میں ہمیں لگ جانا چاہئے۔

آیت کریمہ ﴿مَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً.....﴾ (حم سجدہ) اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے جن کا آپس میں ایک بہت لطیف گہرا اور دوررس نتائج پیدا کرنے والا تعلق ہے۔ اس لئے دونوں پہلو ساتھ ساتھ چلیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے بہتر اور اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔

قرآن کریم میں بار بار اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو نہایت شاندار دلنشیں اور موثر پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ ایمان قبول کرنا اور ایمان باللہ کی طرف دوسروں کو بلانا اس کا گہرا تعلق اعمال صالحہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا. اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾۔ (فاطر:۱۱)۔ جو کوئی عزت چاہتا ہے اسے یاد رہے کہ عزت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ پاک باتیں اس کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں اور اعمال صالح ان کو اٹھاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامورین و مرسلین کے پیغام کو آگے پھیلانے اور حق اور ایمان کی آواز کو بلند کرنے کو کلمہ طیبہ قرار دیا ہے مگر یہ بھی بتا دیا کہ یہ مقدس امانت خدا تعالیٰ کے حضور تب سے قبولیت کا شرف پائے گی جبکہ اس کے ساتھ صالح اعمال بھی ہونگے۔ یہاں ایک لطیف مضمون یہ بھی بیان کر دیا کہ حقیقی عزت سب خدا ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ جو لوگ غیر اللہ سے عزت کے طلبگار، خواہاں اور امیدوار رہتے ہیں انہیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام عزتوں کی سرچشمہ ہے اور جو کام محض للہ کیا جائے گا وہی مقبول درگاہ الٰہی ہوگا اور وہی آپ کو عزت و شرف عطا کرے گا۔ پس اگر آپ دعوت الی اللہ کا کام محض للہ کریں گے اور اس خیال سے کریں گے کہ یہ میرے خدا کی طرف سے مجھ پر ایک فریضہ ہے تو اس کے نتیجہ میں لازماً آپ کو عزت ملے گی اور ایک طمانیت کی زندگی نصیب ہوگی۔

پس جہاں ایک طرف ساری دنیا میں خدائے واحد کا پیغام پہنچانا ہمارا اولین فرض ہے وہاں دوسری طرف ہمیں اپنے اعمال سے بھی اس آواز کی تائید کرنی ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کی بجائے انہیں اور زیادہ اس راہ صدق و صفا سے دور کر دیں گے اور خدا کی نگاہ میں مجرم ٹھہریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔ ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا ہے تو اس کا دل سخت ہو گیا اور وہ رک گیا"۔

جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور پیغام کو اکناف عالم میں پھیلانے کا کام ہے تو یہ تو خدا تعالیٰ نے اپنی بار بار کی وحی میں مقدر قرار دیا ہے جیسا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی:

'میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'

مگر ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ یہ بشارات، یہ خوشخبریاں اور یہ پیشگوئیاں ہماری جدوجہد، ہماری کاوش اور ہمارے نیک اعمال سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور ہم سے ایک فدیہ اور قربانی مانگتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آہ کیا مشکل کام ہے، آہ کیا مشکل کام ہے، ہم نے ایک قربانی دینا ہے۔ جب تک ہم وہ قربانی ادا نہ کریں کسر صلیب نہیں ہو گا۔ ایسی قربانی کو جب تک کسی نبی نے ادا نہیں کیا اس کی فتح نہیں ہوئی"۔

فرمایا: "مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہنچائے گا اور تمام فرشتے اس کے ساتھ ہو جائیں گے تا اس آخری جنگ میں اس کی فتح ہو۔ وہ نہ تھکے گا اور نہ درماندہ ہوگا اور نہ سست ہوگا اور ناخنوں تک زور لگائے گا اور جب اس کی تضرعات انتہاء تک پہنچ جائیں گی تب خدا اس کے دل کو دیکھے گا کہ کہاں تک اسلام کے لئے پگھل گیا۔ تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی آسمان کرے گا اور وہ فتح جو انسانی ہاتھ سے نہیں ہو سکتی وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آجائے گی"۔

یہاں درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے احباب کے لئے ایک نہایت اہم اور ناقابل فراموش پیغام دیتے ہیں کہ ہر احمدی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے دن رات کوشاں رہے۔ محنت، لگن اور للہی جذبہ سے سرشار اس فریضہ کی ادائیگی میں اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر دے اور کبھی اس کی ادائیگی سے غافل اور سست نہ ہو۔ ساتھ ساتھ یہ پیغام بھی ہے کہ گداز دل اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس جہاد عظیم میں شامل ہو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح الٰہی وعدے اُن فتوحات کو ہمارے قدموں میں لا رکھتے ہیں جنہیں دنیاوی آنکھ ناممکن سمجھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر فرماتے ہیں:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام ہے اور رب جلیل کا کلام ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہونگے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑیگی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کر دے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹۔۱۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ مسیح کی منادی بجلی کی طرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کی طرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی، زمین پر ہر ایک سامان کر دیا ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۔۱۷)

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس آواز کو ہر طرف پہنچانے کا وعدہ کیا ہے تو پھر ہمیں تبلیغ کرنے اور اتنی قربانیاں دینے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل و احسان ہوگا اگر ہم اس مقدس جہاد میں شامل ہونے کی سعادت پالیں اور اس کی عنایت خاصہ ہوگی اگر ہم

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔ وگرنہ ۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴۔۵۵)

تمام انبیاء کرام اپنی ساری زندگی اسی مقصد کے حصول کے لئے فدا کرتے چلے گئے وہ شب و روز اس فریضہ کی ادائیگی میں کوشاں رہے تب جا کر ایک قوم تیار ہوتی تھی۔ دیکھو حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کیا کہتا ہے: ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّی دَعَوْتُ قَوْمِی لَیْلًا وَّنَهَارًا ۔ فَلَا یَزِدْهُمْ دُعَآئِیْ اِلَّا فِرَارًا ...... ثُمَّ اِنِّی دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۔ ثُمَّ اِنِّی اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا﴾۔

(نوح: ۶۔۷۔۹۔۱۰)

اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات کے وقت بھی پکارا اور دن کے وقت بھی مگر میری تبلیغ کی وجہ سے وہ اور بھی دور بھاگنے لگے۔ پھر میں نے ان کو بلند آواز سے (یعنی تقاریر کے ذریعہ) تبلیغ کی اور ان کو سمجھانے کے لئے پوشیدہ بھی تبلیغ کی۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی پر نظر ڈالیں کہ کس طرح لوگوں تک اللہ کی آواز پہنچانے کے لئے ایک درد اور تڑپ رکھتے تھے۔ بنی نوع کی ہمدردی میں محو رہتے اور ان کی اصلاح اور نجات کی فکر میں ڈوبے رہتے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا: ﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ﴾۔ (الشعراء:۴) اے محمدؐ! کیا تو اس غم میں کہ یہ ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔

جبکہ آپؐ یہ جانتے تھے کہ اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اسلام کی فتح ہو گی۔ پھر بھی دن رات اسی غم میں نڈھال رہتے کہ لوگوں تک توحید کا پیغام پہنچ جائے اور وہ ایمان لے آئیں۔ اس دورِ آخر کے امام اور مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع سید الاصفیاء والاتقیا خاتم النبیین فخر المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عکس تام ہیں۔ آواز حق کو لوگوں تک پہنچانے کا جوش جذبہ و تڑپ ناقابل بیان ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور پھر اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۱)

پس یہ بات ہم پر واضح ہو جانی چاہئے کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آواز ضرور بالضرور اکناف عالم تک پہنچے گی مگر اس کے لئے ہمیں عظیم الشان قربانیاں دینی ہیں اور ایک عظیم روحانی جہاد کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مجھے بڑے ہی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہونگے یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھے یہاں تک برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ایک زمانہ کے بعد ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کو داخل کرے گا اور پھر ان کے ساتھ ایک دنیا اس طرف رجوع کرے گی"۔

(الحکم جلد ۸ صفحہ ۲۵۔۲۶)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا اور یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۱۔۱۸۲)

مگر جیسا کہ میں نے بتایا کہ یہ فریضہ بغیر اپنی اصلاح اور بدوں اعمال صالحہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اس عظیم الشان فریضہ کی ادائیگی میں انسان کے اخلاق، اس کی گفتار اور اس کی روحانیت ایک ناقابل بیان کردار ادا کرتی ہے۔ سید المرسلین، سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے اخلاق، عملی نمونہ اور پاک سیرت نے ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو چار چاند لگا دئے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کے متعلق فرمایا:

"اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِم اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ"

کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اس دور میں بھی مسیح آخر الزمان کے صحابہ نے جو عملی نمونہ دکھایا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور پیغام کو دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچانے میں نہایت درجہ مفید و معاون ثابت ہوا۔ آپ کے صحابہ اور مخلص و فدائی احمدیوں کی زندگی آیت کریمہ ﴿سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ کی زندہ تصویر تھی۔ ان کے چہروں سے ان کی چال ڈھال، ان کی گفتار اور ان کے اخلاق فاضلہ سے سجدوں کے نشان ملتے تھے جنہیں دیکھ کر ایک جم غفیر حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہوا۔ وہ کرامات جو خدا کے مامورین اور اولیاء سے ظاہر ہوتی رہیں اور اس دور میں مفقود ہو چکی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے صحابہ اور مخلص غلاموں نے وہ کرامات پھر دنیا کو دکھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

کہ آؤ اور دیکھو کہ وہ کرامات جن کا اب نام و نشان نہیں ملتا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں سے ظاہر ہو رہی ہیں۔

پس آج ہمیں اپنی اصلاح اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کراماتی بن جائے اور دعوت الی اللہ کے فریضہ کو احسن رنگ میں ادا کرے۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے در سے وابستہ ہو جائیں اور اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً ہم میں ایسی پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی جو دوسروں میں بھی ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کی طاقت رکھتی ہوں گی۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اعمال صالحہ، نیک سیرت، اعلیٰ گفتار، باہمی اخوت و محبت، چھوٹے بڑے کا احترام و رحم، اکرام ضیف، عدل و انصاف، دیانت و امانت اور ہمدردی بنی نوع انسان وہ صفات حسنہ ہیں جو اپنے اندر ایک عظیم الشان طاقت اور قوت رکھتی ہیں اور ایسی تاثیر اپنے اندر رکھتی ہیں جو ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے میں نہایت درجہ ممد ثابت ہوتی ہیں۔ وہ قوت و طاقت جس کے بل پر ہم واقعۃً وہ کام کر دکھا سکتے ہیں جو دنیا والوں کی نگاہ میں بظاہر ناممکن دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم نے اس عظیم الشان مقدس فریضہ کی انجام دہی سے غفلت برتی اور اس راہ میں اپنے اموال و اوقات کی قربانی نہ دی تو ہم ایک عظیم سعادت سے ہی محروم نہیں ہونگے بلکہ خدا کے حضور اس جرم کے جوابدہ ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آ کر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ تو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی دباؤ کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ"۔

(ملفوظات جلد ا صفحہ ۱۷۴۔۱۷۵)

پس اب وقت آ گیا ہے اور زمانہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کے فریضہ کی انجام دہی کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ میدان جہاد اور تبلیغ میں پوری کوشش کریں۔ آگے بڑھیں اور دلیرانہ سارے وہ معرکے سر کریں جو حقیقۃً ہمارے لئے مقدر کئے جا چکے ہیں۔ دیکھئے! کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے اعلیٰ توقعات رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کے متعلق کیسا حسن ظن رکھتے ہیں۔

فرمایا:

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار اللہ اور اس کے رسول کی آواز کے تابع احباب جماعت کو اس عظیم الشان اور مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے بہت ہی دلکش اور جاذب قلب انداز میں نہایت درجہ قیمتی نصائح سے نوازا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"وہ احمدی جو ابھی تک دعوت الی اللہ کے کام سے غافل ہیں ان کو میں بتاتا ہوں کہ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ مجرم بنتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کی تقدیر لوگوں کو قریب لانے کا انتظام کر رہی ہے اس

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مرحوم) کی چند یادیں

(سید ساجد احمد۔ امریکہ)

مَیں ۷ر جنوری کے دن مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن میں تھا کہ ناگہاں جماعت امریکہ کے جنرل سیکرٹری مکرم مسعود ملک صاحب کی آواز لاؤڈ سپیکر پر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے پاکستان میں اس جہان فانی سے گزر جانے کے اعلان کے لئے بلند ہوئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم کلیم صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف مبلغ اور خادم تھے۔ انہیں چار بڑے براعظموں کے مختلف ممالک میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ خداوند کریم انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

سب سے پہلے افریقہ میں مجھے ان کے ساتھ بطور واقف ٹیچر کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا ۔ میرے وہاں پہنچنے پر انہوں نے بہت ہی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا اور بطور مبلغ انچارج ہمارے آرام اور ہماری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہر طرح سے مدد فرمائی۔

اس کے بعد مجھے ان کے ساتھ کیلیفورنیا میں کام کرنے کا موقع ملا جبکہ وہ وہاں اس علاقہ کے مبلغ تھے۔ ان کی وفات کا اعلان سننے پر ان کی بہت سی یادیں ذہن میں بجلی کی کوند کی طرح گزر گئیں ۔ یہاں چند ایک ایسی باتوں کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جو ایک مبلغ کی دینی خدمت کے جوش کا ایک عکس پیش کرتی ہیں اور خداوند کریم نے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جو نظام احمدیت کی صورت میں دنیا میں قائم کیا ہے اس کی جھلک دکھاتی ہیں۔

آپ بچوں ، بڑوں اور سب سے نیکی ، ہمدردی اور دوستی کا سلوک رکھتے ۔ بچے ان کی گود میں بے تکلف جا بیٹھتے تو اپنے کپڑوں پر سلوٹیں آنے کی فکر نہ رکھتے۔ ہر کسی سے پیار محبت سے ملتے اور تقریر کے دوران میں چھوٹے بچے ان کی میز پر چڑھ کر کھیلتے بھی رہتے تو برا نہ مناتے۔ اجلاس سے پہلے اور بعد دوستوں کے ساتھ بلا تفریق بیٹھتے اور ہر کسی کی بری بھلی نہ صرف سنتے بلکہ اس میں ان کے شریک بنتے۔ احباب کو ان کے گھروں میں بھی جا کر ملتے اور ان میں بھی چھوٹے بڑے کا فرق نہ کرتے۔ مبلغ ہونے کے باوجود اپنی بڑائی نہ جتاتے۔ بے تکلف اور عوامی زبان میں حسب مراتب گفتگو کرتے۔

آپ سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ اور ستھرا لیکن باوقار لباس پہنتے۔ عموماً پگڑی کا اہتمام فرماتے اور مجمع میں نظر آجاتے ۔ ہمیشہ باریش رہے۔ تقریر بلند آواز سے فرماتے۔ چند سو کے مجمع میں لاؤڈ سپیکر کی ضرورت نہ پڑتی ۔ ٹھہر ٹھہر کر سمجھا سمجھا کر تقریر کے فقرے بولتے۔ نہ تو بہت کم رفتار سے کہ لوگ سو جائیں اور نہ ہی اتنی تیزی سے کہ مفہوم سر کے اوپر سے گزر جائے۔

بہت عبادت گزار، دعا گو اور خدا ترس انسان تھے۔ نماز بھی نبی پاک ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں میانہ روی سے پڑھاتے۔ نہ تو اتنی لمبی کہ بوجھ بنے اور نہ اتنی مختصر کہ توجہ ہی پیدا نہ ہو۔

افریقہ سے امریکہ واپس آتے ہوئے میں یورپ کے کچھ ملکوں میں ٹھہرا۔ جہاں یورپ میں جماعت احمدیہ کی اسلام پھیلانے کی کوششوں کو مساجد اور مبلغین اور جماعتوں اور نئے مبایعین کی صورت میں بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا ۔ یہ بھی دیکھا کہ نامساعد حالات میں بہت ہی کم سرمایہ سے اعلائے کلمۂ اسلام کا ضروری کام کتنی محنت اور محبت اور دلجمعی سے کیا جا رہا تھا۔ اور بہت سی باتوں کے علاوہ ایک بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ جوں ہی ربوہ سے الفضل کا تازہ پرچہ آتا فرانکفورٹ میں متعین مولانا جلال شمس صاحب خطبہ اور ضروری حصوں کی نقول فرما کر جرمنی میں مقیم سب احمدی خاندانوں کو بڑے اہتمام سے ، جتنی جلدی ہو سکتا بھجواتے۔ ان کا یہ طریق کار میرے دل میں بیٹھ گیا اور بہت بھایا۔ خلیفۂ وقت کا خطبہ ہر احمدی کے لئے ہفتہ وار روحانی غذا ہے ۔ چونکہ وقت کے تقاضوں کے پیش نظر یہ خطبے ارشاد فرمائے جاتے ہیں اس لئے ہر احمدی کے لئے ان دنوں کے لئے خاص طور پر اور عمر بھر کے لئے عام طور پر ایک مشعل راہ ہیں۔ اور ان کا ہر احمدی تک فوراً پہنچنا ضروری ہے۔ یہی ضرورت تھی جو بعد میں کیسٹس کے ذریعے دنیا بھر میں پوری کی گئی اور اب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) کے ذریعہ تمام عالم میں پوری کی جا رہی ہے۔

جب مولانا صاحب کا کیلیفورنیا میں تقرر ہوا تو انہوں نے قرآنی ہدایت وَاَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ کے مطابق مجھ سے پوچھا کہ جماعت کے لئے کیا خدمت کی جاسکتی ہے۔ یہ بات ذہن میں آئی اور میں نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا۔ انہیں بھی بہت پسند آئی اور مقامی جماعت کی تربیت اور تعلیم کے لئے اس کی ضرورت بھی تھی۔ انہوں نے فوراً اس پر عمل شروع کر دیا۔ شروع میں الفضل سے اور بعد میں جماعت کی دیگر کتب و رسائل سے ضروری حصے نقل کر کے احباب کو بھجوانے شروع کر دئے۔ پہلے ایک ورق ، پھر دو اور پھر صفحات ضرورت کے مطابق بڑھتے گئے۔ پہلے ان ترسیلات کا کچھ نام نہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد اس پرچے کا نام النور رکھ دیا گیا۔ جو بالکل اس کی ماہیت کے مطابق ہے۔ جلد ہی النور مہینہ میں دو بار چھپنا شروع ہو گیا۔ پہلے صرف امریکہ کے مغربی ریجن کے احمدیوں کو بھیجا جاتا تھا۔ مرکز نے اس کی افادیت کو محسوس کیا، مرکز کی ہدایت کے مطابق آپ نے اسے سارے ملک امریکہ کے احمدیوں کو بھجوانا شروع کر دیا۔

النور کی مقبولیت کے ساتھ اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ انگریزی بولنے والے احمدیوں کو بھی ان برکات میں شامل کیا جائے ۔ چنانچہ احمدیہ گزٹ بھی آپ نے بنانا شروع کر دیا جو کیلیفورنیا سے سارے ملک کے احمدیوں کو بھیجا جاتا۔

مقامی جماعت کے پاس اس وقت اتنی طاقت نہ تھی کہ اعلیٰ قسم کا برقی ٹائپ رائٹر مہیا کر سکتی۔ اس وقت کمپیوٹر کا اتنا رواج نہ تھا۔ آپ کو دونوں ہاتھوں کی ساری انگلیاں استعمال کر کے ٹائپ کرنے کی مشق نہ تھی۔ چنانچہ ٹائپ رائٹر پر ایک ایک حرف دبا کر معمولی ٹائپ رائٹر پر مضمون تیار کرتے ۔ بہت جگہ پتہ کرنے کے بعد برکلی میں ایک سستا ٹائپ سیٹ کرنے والا شخص ڈھونڈا تاکہ ٹائپ شدہ مضامین کو چھپنے کے قابل صورت میں صفحۂ قرطاس پر ڈھالا جاسکے۔ مضمون بس اور ریل کا سفر کر کے وہاں لے جاتے اور جب وہ سیٹ کر لیتا تو دوبارہ مضمون لینے جاتے ۔ پھر وہ مضامین لے کر بس اور ریل کے ذریعہ سان ہوزے میں ہمارے گھر لاتے اور ہم رات گئے تک ان مضامین کو احمدیہ گزٹ بنانے کے لئے کالم بہ کالم، صفحہ بہ صفحہ خوش نظری احباب کے لئے سجاتے اور پریس کے چھاپنے کے لئے کیمرہ ریڈی کاپی تیار کرتے ۔ پھر مولانا کیمرہ ریڈی کاپی لے کر بس اور ریل کا سفر کرتے پریس دے کر آتے۔ گزٹ اور النور کو سارے ملک میں تقسیم کے لئے بڑی تعداد میں چھپوانا پڑتا تھا۔ آپ کے پاس کار نہ تھی، نہ لائسنس۔ کبھی کبھار کوئی دوست مدد کے لئے مل جاتے کیونکہ یہ کام عموماً دن کو ہوتے جبکہ احباب اپنے اپنے کاموں میں گئے ہوتے ۔ چنانچہ آپ بڑے بڑے وزنی ڈبے اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پریس سے بس اور ریل پر سفر کرتے اپنے گھر لے جاتے۔ سٹیشن ان کے گھر سے کچھ دور تھا۔ اگر میں نے ان سے استفسار نہ کیا ہوتا تو مجھے بالکل علم نہ ہوتا کہ وہ یہ سب وزن خود اٹھا کر پریس سے گھر تک لاتے تھے۔

عموماً جمعہ اور اختتام ہفتہ احباب مشن میں آتے تھے ۔ اور جماعتی ضرورتوں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ سو اگر تو النور یا گزٹ جمعرات یا جمعہ کی صبح تیار ہوتا تو احباب کی مدد سے ان پر پتے لگا لیتے۔ لیکن اگر کسی اور روز چھپتا تو پھر انتظار نہ کرتے اور خود ہی احباب کے پتوں کے لیبل لگا لیتے اور پھر اس سارے وزن کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دوستوں کو بھجوانے کے لئے ڈاکخانہ لے جاتے ۔ اس کا بھی انہوں نے میرے پوچھنے کے بغیر ذکر نہیں کیا۔ اسی طور پر وہ مہینہ میں تین شمارے شائع کرتے۔ النور کے دو اور گزٹ کا ایک۔

ایک دفعہ مجھے بتانے لگے کہ انہوں نے انگریزی میں کیسے مہارت حاصل کی۔ انہوں نے بتایا کہ کسی تقریر میں، کسی تحریر میں غرضیکہ جہاں بھی انہیں کوئی موزوں اور منفرد لفظ، فقرہ یا الفاظ کی بناوٹ نظر آتی وہ اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے اور پھر اسے حسب ضرورت مناسب طور پر اپنی تحریر و تقریر میں استعمال کرتے ۔ آپ کا انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کا یہ طریق ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ارشاد عالی اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ پر عمل کر کے فائدہ حاصل کرنے کا نہایت ہی عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

انہوں نے انگریزی زبان میں کئی بہت ہی عمدہ مضامین لکھے اور تصانیف کیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ان کی ایک کتاب میں ان کا ایک مضمون دیکھ کر جماعت کے ایک معزز رکن مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ مضمون واقعی کلیم صاحب کا ہے یا کسی اور کا مضمون ان کی کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ کلیم صاحب جیسے سادہ لوح ، سادہ مزاج شخص نے ایسے اعلیٰ پایہ کا یہ مضمون لکھا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب خداوند عالی کے سلسلہ کے خادم اس کے دین کی خدمت کے لئے صدق دل سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی زبان اور قلم میں انبیاء اور ان کے خلفاء کی دعاؤں کی برکت سے غیر معمولی اثر اور شان پیدا ہو جاتی ہے۔

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کی خدمت و محبت کو شرف قبولیت بخشے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

اپنی یادداشت اور ذہنی استعداد کار بڑھایئے

(ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر)

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ بالخصوص طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سویابین کا مختلف طریقوں سے بکثرت استعمال ہوتا رہا۔ اب پھر ہم اس مضمون کے ذریعہ تمام ذہنی و دماغی کام کرنے والوں کے لئے چند مفید معلومات فراہم کررہے ہیں۔

سویابین کے استعمال کے مختلف طریق

(۱) کیپسول (سفوف) سویابین:

سویابین کو گرائنڈر میں ذرا موٹا سفوف کر کے اور بڑے سائز کے کیپسول میں بھر کے دو کیپسول صبح، دو شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) سویابین بھگو کر کھائیں:

رات بھر پانی میں بھگو کر رکھیں (اگر چاہیں تو نمک بھی ملا لیں)۔ جب اچھی طرح پھول جائے تو کپڑے سے خشک کر کے کچے دانے کھا لیں یا اوون میں پکا لیں۔ بھنے ہوئے چنوں کی طرح کھا سکتے ہیں یا کچے دانوں کو تیل میں تل کر کھائیں۔ پہلا طریق زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں چکنائی نہ ہوگی۔ نمک ملی ہوئی بھنی ہوئی سویابین فوڈ اسٹورز سے بھی مل سکتی ہے۔

(۳) مربہ سویابین:

سویابین کو پانی میں مناسب مقدار میں رات کو بھگو کر رکھیں، صبح ہلکی آگ پر پکائیں کہ پانی جذب ہو جائے۔ اسے اب ہوا میں ٹھنڈا ہونے دیں۔ چینی کا شیرہ الگ تیار کر کے (سویابین کو مناسب برتن میں ڈال کر) اس کے اوپر تک ڈال دیں کہ سویابین ڈوب جائے۔ دوسرے روز شیرہ پتلا ہو جائے تو دانوں کو الگ کر کے شیرہ گاڑھا کر لیں۔ یہ عمل بعض اوقات دو، تین مرتبہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح خوش ذائقہ مربہ تیار ہو جائے گا۔

(۴) کیپسول سویا لیسی تھین:

ہر کیپسول میں سویا لیسی تھین (Soya Lecithin) ۱۲۰۰ ملی گرام ذاتی استعمال میں بہت مفید پایا ہے۔

(۵) Ginkgo Biloba گولیاں یا کیپسول:

یہ نباتاتی دوا یادداشت و ذہنی استعداد کو بڑھانے کے لئے بے حد موثر ہے (خاکسار نے ذاتی طور پر اس دوا کو استعمال کر کے بہت مفید پایا ہے)۔

معاون صحت معالجات

سویابین کے استعمال کے ساتھ ساتھ عام جسمانی صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ یہ مقولہ ذہن نشین رہے کہ صحت مند دماغ صحت مند جسم ہی میں ہوتا ہے۔ پس صحت بخش قدرتی و مناسب غذائیں، وقت پر کام اور وقت پر آرام کو معمول بنانا چاہئے۔ (ورزش ذہنی کام کرنے والوں کو لازماً کرنی چاہئے۔ یہ بات خاص اہمیت کی حامل ہے)۔ معاون غذائی معالجات (Dietary Supplement) سے بھی حسب ضرورت استفادہ کرنا چاہئے۔

طبی علاج: مغز کدو، مغز بادام، تخم خشخاش، دھنیا خشک، سونف، برہمی بوٹی، اسطوخودوس تمام اشیاء میں سے ہر ایک ۵۰ گرام لیں اور پیس کر ۲۵۰ گرام چینی ملا لیں۔ تین چمچ صبح و شام دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: پرانا نزلہ، زکام، ضعف دماغ، اعصابی کمزوری دور کرنے اور حافظہ بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مربع زنجبیل (ادرک) مربہ آملہ، ہلیلہ، سیب، تقویت دماغ کے لئے مفید اغذیہ ہیں۔

ورزشیں: حافظہ اور ذہنی استعداد کار بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کی بینائی اور گردن کے پٹھوں اور اعصاب کی قوت و صحت پر خصوصی توجہ دیں۔

غذا: کسی گندم کا چھان لے لیں اور آٹے میں ملا کر اس کی روٹی بنا کر کھانے کو معمول بنائیں اور Oats کے دلیہ (Poridge) میں بھی یہی چھان ملا کر دلیا تیار کریں اور صبح اس کا ناشتہ کریں۔ چھان میں قبض کشا وٹامنز ہوتے ہیں اور چونکہ دماغی کام کرنے والوں کو زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے اکثر قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، یہ وٹامنز جہاں جسم کو طاقت بخشتے ہیں وہاں قبض دور کرنے کا قدرتی اور مفید و بے ضرر علاج بھی ہیں۔ چھان کا ریشہ دار مواد (Fibre) انتڑیوں کی خوب صفائی کرتا ہے۔ مجموعی طور پر ۵۰ گرام چھان (چوکر) یومیہ تقسیم کر کے مختلف شکلوں میں ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ شہد دودھ یا پانی میں ملا کر پئیں بشرطیکہ شہد خالص ہو۔ سلاد، سبزیاں، پھل، خشک میوے، بادام، چلغوزہ، اخروٹ، ناریل، کھجور، چنے، دالیں بمعہ چھلکا، بکرے کی سری اور اس کا بھیجا (مغز)، انڈوں کی زردی، پیاز، لہسن بھی مفید غذائیں ہیں۔

پرہیز و ہدایات

مسلسل زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے اجتناب کریں۔ کھلی تازہ ہوا میں سیر یا ورزش کو معمول بنائیں۔ میدہ کی مصنوعات جو انتڑیوں میں چپک کر قبض کا باعث بنتی ہیں سے پرہیز کریں۔ نیز چائے کافی اور کوک اگرچہ وقتی طور پر چستی تو پیدا کرتی ہیں مگر ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ ان سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ ذہنی کام کرنے والے تھوڑا کھائیں اور تھوڑے وقفوں سے کھائیں۔ اتنا کہ غذا آپ کا بوجھ اٹھائے نہ اتنا کہ آپ کو غذا کا بوجھ اٹھانا پڑے۔ کام کرتے کرتے جب دماغ تھک جائے تو اسے مکمل آرام دیں خواہ تھوڑے وقت کے لئے ہی ہو۔ ذہنی پریشانیوں سے بچیں اور ذہن کو آزاد رکھیں۔ دماغ تھک جائے تو پیر اور گردن کی مالش بھی مفید رہتی ہے۔ مالش کے لئے زیتون کا یا کوئی اور تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً روغن کدو وغیرہ۔

یادداشت بڑھانے کا ایک اور طریق

اس طریق سے سبق جلد ذہن نشین ہو جاتا ہے اور یادداشت ترقی کرتی ہے۔

(۱) جب ٹیچر پڑھائے تو پوری توجہ اور انہماک سے سنا جائے۔ (۲) نوٹس لئے جائیں۔ (۳) اپنے سے کسی جونیئر سٹوڈنٹ کو پڑھایا جائے۔ (۴) اگر ایسا نہ ہو سکے تو خود کو اونچا بول کر سنایا جائے

اگر متذکرہ بالا طریقوں میں سے فرداً فرداً سب کو معمول بنا لیا جائے تو یادداشت ترقی کرتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

خدا تعالیٰ نے عالمگیر جماعت احمدیہ پر جو عظیم ذمہ داریاں ڈالی ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہماری جماعت کے افراد جسمانی و ذہنی لحاظ سے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہوں بالخصوص واقفین نو کی اعلیٰ ذہنی ترقی کے لئے ماہرین فن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس اہم ضرورت کے پیش نظر بکثرت ایسے مضامین ہدیۂ قارئین کریں جو اس مقصد کو کماحقہ پورا کرنے والے ہوں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ - ۱۸/نومبر ۲۰۰۰ء)

نتیجہ خیز کوشش

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"بہت دعائیں کیا کریں، اپنے لئے بھی اور اپنے تابع دوسرے خدمت دین کرنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حکمت کے اعلیٰ گوہر عطا فرمائے اور قرآن کریم ایک مومن سے جیسی حکمت کا تقاضا کرتا ہے ویسی حکمت اپنے فضل سے خود آپ کو عطا فرمائے اور آپ کی دعوت الی اللہ کارگر ہو، ثمر دار ہو اور محض ایک کوشش نہ ہو بلکہ نتیجہ خیز کوشش ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵/نومبر ۱۹۹۱ء)

تحریک کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری ۱۹۹۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گرانقدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً ۳۰۷ خاندانوں کے ۱۲۰۰ بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳ گھرانوں کے ۵۴۰ یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں۔ اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحبِ حیثیت، صاحبِ توفیق، مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں، بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی۔ دارالضیافت ربوہ)

درخواست بسلسلہ تدوین سوانح حیات حضرت ملک نادر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خاکسار کے والد محترم حضرت ملک نادر خان صاحبؓ (صحابی) انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ) ایک لمبا عرصہ تک برٹش ایسٹ افریقہ میں مقیم رہے ہیں۔ ہم حضرت والد صاحب مرحوم کے سوانح حیات جمع کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس حضرت والد صاحب کے متعلق کوئی روایت، کوئی واقعہ یا کسی قسم کی معلومات ہوں تو براہ کرم ہمیں حسب ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

M.A.Malik - 60 Farm Road, Morden Surrey SM4 6RR U.K - Tel: (020) 8648-2149

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶ر فروری ۲۰۰۰ء (مصلح موعود نمبر) میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے اپنے مشاہدات اور تجربات آپ نے بیان کئے ہیں۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے بچپن سے پختہ عمر تک حضورؓ کو نہایت قریب سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ آپؓ حضرت اماں جانؓ کے صحن سے گزر کر نماز پڑھانے مسجد جاتے اور واپسی پر خصوصاً نماز مغرب کے بعد کچھ وقت حضرت اماں جانؓ کے پاس گزارتے اور وہاں موجود عزیزوں سے بھی گفتگو فرماتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ قرآن مجید حکمت و دانش کا سمندر ہے، تم بچوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے تا تم اس سے حکمت کے موتی نکال سکو، اگر تم ابھی بالغ نظری کی عمر تک نہیں بھی پہنچے تو کم از کم سیپیاں ہی نکالنے کی اہلیت پیدا کرلو۔

حضورؓ کئی مرتبہ (خصوصاً سردیوں میں) مسجد جانے سے قبل بیت الدعا میں سنتیں ادا فرماتے۔

آپؓ کے کردار کا ایک نمایاں پہلو دعا پر کامل یقین تھا۔ جب بھی جماعت پر کوئی ابتلاء آتا تو آپؓ بیت الدعا میں گھنٹوں دعا میں صرف فرماتے۔ مَیں نے ہجرت کے موقع پر کئی مرتبہ دیکھا کہ آپؓ جب بیت الدعا سے باہر تشریف لاتے تو آپؓ کی آنکھیں سرخ اور متورم ہوتیں۔ مَیں اُن دنوں پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے بطور ایڈیشنل کمشنر امرتسر متعین تھا اور بھارتی حکومت کی طرف سے اسی عہدہ پر ایک سکھ دوست بھی متعین تھا۔ ڈپٹی کمشنر انگریز تھا اور اسے ہدایت تھی کہ جب بھی امرتسر کا الحاق کسی ریاست سے ہوجائے وہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو چارج دیدے۔ ایک روز اُس نے ذکر کیا کہ گورداسپور کا ضلع انڈیا کو دیئے جانے کا امکان ہے۔ مَیں نے سخت حیرانگی کا اظہار کیا کیونکہ فیصلہ یہ تھا کہ ایسے مسلم اکثریت والے علاقے جو پاکستان سے ملحق بھی ہوں وہ پاکستان کو دیئے جائیں گے۔ اُس نے مجھے مشورہ بھی دیا کہ میں قادیان چلا جاؤں کیونکہ CID کی رپورٹ کے مطابق میری رہائش گاہ پر بم پھینکنے کا پروگرام ہے۔ اُس نے کہا کہ امرتسر کے پاکستان سے الحاق کی صورت میں وہ مجھے قادیان سے بلالے گا۔ اس پر مَیں قادیان آگیا اور حضورؓ کو یہ بات بتائی تو آپؓ نے فرمایا کہ تھوڑا عرصہ قبل آپؓ کو الہام ہوا ہے کہ تم جہاں بھی ہوگے اللہ تم کو اکٹھا کردے گا۔

ایک واقعہ جس کا آج تک میرے دل و دماغ پر گہرا اثر ہے اور مجھے اس طرح لگتا ہے کہ جس طرح کل کا واقعہ ہو کہ مَیں گرمیوں کی ایک رات قادیان میں اپنے گھر کے مردانہ حصہ میں سویا ہوا تھا کہ میری آنکھ دردناک دل ہلا دینے والی کرب میں ڈوبی ہوئی آواز سے کھل گئی اور مجھے خوف محسوس ہوا۔ جب مَیں نیند سے پوری طرح بیدار ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ تہجد کی نماز اُس مکان میں ادا فرما رہے تھے جس کی دیوار ہمارے مکان سے ملحق تھی اور یہ آپؓ کی دردناک دعاؤں کی آواز تھی۔ مَیں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو آپؓ بار بار اھدنا الصراط المستقیم کو اتنے گداز سے پڑھ رہے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہانڈی ابل رہی ہو اور مجھے یوں لگا کہ آپؓ نے اس دعا کو اتنی مرتبہ پڑھا جیسے کبھی ختم نہ ہوگی۔

حضورؓ کو جماعت سے بے پایاں محبت تھی۔ جب بھی قادیان سے کوئی قافلہ پاکستان کے لئے روانہ ہوتا تو آپؓ حمائل شریف لے کر برآمدہ میں اس وقت تک ٹہلتے ہوئے تلاوت فرماتے اور دعا کرتے رہتے جب تک اُس قافلہ کی سرحد پار کرنے کی اطلاع نہ آجاتی۔ جب بھی جماعت کسی ابتلا کے دور سے گزر رہی ہوتی تو آپؓ بستر پر سونا ترک کرکے فرش پر سوتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آزمائش کے بادل چھٹنے کا اشارہ ملتا۔

میری شادی کے تھوڑے عرصہ بعد ہی جب مَیں ملتان میں بطور اسسٹنٹ کمشنر متعین تھا اور اپنی بیوی کے ماموں کرنل سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کے ہاں عارضی طور پر مقیم تھا تو حضورؓ نے سندھ جاتے ہوئے ایک روز وہاں قیام فرمایا۔ آپؓ مجھے ڈرائنگ روم میں لے گئے اور ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ دیکھو تم ICS ہو اور تمہیں اعلیٰ طبقہ سے ملاقات کے بہت مواقع ملیں گے لیکن یہ بات تمہیں ہرگز غرباء اور کمزور لوگوں کی ہر طرح سے مدد کرنے سے کبھی باز نہ رکھے۔ آپؓ نے فرنیچر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا فرنیچر جو غریبوں سے ملاقات میں روک بنے، رکھنے کے قابل نہیں۔ جس طرح ہر غریب پر رسول اللہ ﷺ کے دروازے بلاامتیاز کھلے رہتے تھے، یہی وہ سنت ہے جسے اپنانا چاہئے۔ اُس وقت آپؓ کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور آنکھیں پُرنم تھیں۔

آپؓ میں دین اور جماعت کی خدمت کا بہت جذبہ تھا۔ مَیں آج بھی آپؓ کو فرش پر بیٹھے چاکلیٹ رنگ کا دھسہ اوڑھے، کوئی درجن بھر موم بتیوں کے جلو میں پڑھتے یا لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ آپؓ کا گلا بہت حساس تھا اور مٹی کے تیل کے دھوئیں سے فوراً متاثر ہوجاتا تھا اور اُن دنوں قادیان میں ابھی بجلی نہیں آئی تھی اس لئے موم بتیوں کا استعمال ہی فرماتے۔ قادیان میں بجلی غالباً ۱۹۳۰ء کے اوائل میں آئی تھی۔ مَیں نے کئی مرتبہ جب جماعت کسی سخت دَور سے گزر رہی ہوتی تو آپؓ کو ساری ساری رات بغیر ایک منٹ آرام کئے دیکھا ہے اور آپؓ کام کرتے کرتے اُٹھ کر صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

آپؓ کو حضرت اماں جان سے بہت گہرا لگاؤ تھا۔ اکثر سفروں پر انہیں ساتھ لے جاتے۔ وہ آپؓ کو محبت سے میاں کہہ کر مخاطب ہوتیں۔ اگر حضورؓ کو سفر سے آنے میں کبھی دیر ہوجاتی تو حضرت اماں جانؓ بڑی گھبراہٹ کا اظہار فرماتیں۔ میری بیوی بیان کرتی ہیں کہ ایک بار حضرت اماں جانؓ بڑی بیتابی سے حضورؓ کا انتظار کر رہی تھیں۔ جب آپؓ تشریف لائے تو اماں جانؓ نے فرمایا: "مَیں نے تجھے منع نہیں کیا ہوا تھا کہ مغرب کے بعد دیر نہیں کرنی"۔ فرمایا: "جی! اماں جان"۔ پھر پوچھا: "پھر کرے گا؟"۔ فرمایا: "نہیں اماں جان"۔ حضرت اماں جانؓ نے حضورؓ کے جسم کو ایک نرم چھڑی سے تنبیہ کے رنگ میں چھوتے ہوئے فرمایا "آئندہ کبھی دیر سے مت آنا، تمہیں معلوم ہے کہ میری جان پر بنی رہتی ہے"۔ یہ ایک ماں کا فطری جذبہ تھا ورنہ حضرت اماں جان خود حضورؓ کی بڑی عزت فرماتیں۔

حضرت اماں جان کی وفات کے وقت حضورؓ کی خواہش تھی کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ مَیں اُن دنوں لاہور میں متعین تھا۔ حضورؓ کے ارشاد پر جب مَیں نے انڈین ہائی کمشنر سے رابطہ کیا تو دہلی سے گورنمنٹ نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ بیس سے زائد عزیزوں یا دیگر اصحاب کو ویزا نہیں دیا جائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ پیشکش اس وجہ سے مسترد کردی کہ حضرت اماں جان کی حیثیت کے پیش نظر کم از کم دس ہزار احمدی میت کے ساتھ جانے ضروری ہیں۔

حضورؓ ایک بلند پایہ مقرر تھے۔ مجھے دنیا کے مشہور لیڈروں کو سننے کا موقعہ ملا ہے مگر مَیں نے کسی کو حضورؓ کا پاسنگ بھی نہیں پایا۔ ہجرت کے فوراً بعد آپؓ نے مختلف شہروں میں پاکستان کے مختلف مسائل اور اُن کے حل پر لیکچر دیئے۔ اسلامیہ کالج کے ایک پروفیسر نے بے ساختہ کہا کہ حضور کو تو پاکستان کا پرائم منسٹر ہونا چاہئے۔ اس سے قبل "اسلام میں اختلافات کا آغاز" پر لیکچر دیا تو اسلامیہ کالج کے ہسٹری کے پروفیسر نے یہ کہہ کر خراج تحسین پیش کیا: "فاضل باپ کا فاضل بیٹا"۔ نیز کہا کہ مَیں اپنے آپکو اسلامی تاریخ کا علم رکھنے والا تصور کرتا تھا لیکن آپؓ کا لیکچر سننے کے بعد احساس ہوا کہ مَیں تو بالکل طفلِ مکتب ہوں۔

جب میری شادی حضورؓ کی صاحبزادی سے ہوئی تو حضورؓ نے میری بیوی کو نصیحت فرمائی کہ مظفر تو گورنمنٹ کا ملازم ہے مگر تم نہیں ہو۔ غریب اور مساکین سے ملو مگر کبھی کسی کی دنیاوی حیثیت کی وجہ سے انہیں ملنے مت جانا۔

کچھ عرصہ بعد جب فنانشل کمشنر اپنی بیگم کے ہمراہ سرگودھا تشریف لائے جہاں مَیں بھی متعین تھا تو تمام افسران کی بیگمات نے اُن کی رہائش گاہ پر حاضری دی اور باوجود اُن کے اصرار پر میری بیوی نے جانے سے انکار کردیا۔ بعد میں فنانشل کمشنر صاحب کی بیگم نے خاص طور پر صرف میری بیگم کو علیحدہ چائے پر بلایا اور خاص طور پر پردہ کا اہتمام کیا۔ دیگر افسران بڑے حیران تھے اور بار بار یہ سوال کیا کہ آیا میری بیوی کی فنانشل کمشنر کی بیگم سے پہلے سے کوئی شناسائی ہے۔ جس پر اُنہیں بتایا گیا کہ وہ تو پہلی مرتبہ انہیں ملی ہیں۔

حضورؓ انتہائی مصروفیات کے باوجود کچھ وقت بچوں اور عزیزوں کے لئے ضرور نکالتے۔ سردیوں کے ایام میں عشاء کی نماز کے بعد خاندان کے بچوں کو اکٹھا کرکے انہیں کہانیاں سناتے جو کسی کتاب سے نہ ہوتیں اور ان میں نصائح پنہاں ہوتے۔

حضورؓ شکار کا شوق رکھتے تھے اور گھر کے افراد اور دوستوں کے ساتھ کھانا پکانے کے مقابلہ میں شرکت فرماتے۔ ایک موقعہ پر دوستوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ نہر کے ایک پُل سے دوسرے پُل تک تیرنے کے مقابلہ میں بھی شرکت فرمائی۔ ان مواقع پر حضورؓ ایک لمبی نیکر پہنا کرتے جو گھٹنوں تک آتی تھی۔

حضورؓ بڑے بہادر اور آہنی عزم کے مالک تھے۔ جب آپؓ پر حملہ ہوا تو DIG پولیس نے مجھے اطلاع دی۔ مَیں لاہور سے ڈاکٹر ریاض قدیر کو لے کر ربوہ پہنچا۔ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ابتدائی مرہم پٹی کردی تھی لیکن زخم والا حصہ پھولا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے تشخیص کی کہ کوئی رگ کٹ گئی ہے جس کی وجہ سے خون جمع ہو رہا ہے اس لئے فوری آپریشن کا فیصلہ کیا گیا جس کے لئے بے ہوش کرنا ضروری تھا۔ مگر حضورؓ نے انکار کردیا کہ وہ بے ہوشی کی دوا نہیں لیں گے اور ہوش کی حالت میں ہی آپریشن کیا جائے۔ آپریشن کے دوران حضورؓ نے کمال ہمت اور جرأت کا مظاہرہ فرمایا۔ اس زخم کی وجہ سے آپؓ کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑا۔ آپؓ کی لمبی بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی دکھائی دیتی ہے کہ اس کی وجہ سے جماعت کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت پیدا ہوگئی ورنہ جماعت کو جو آپؓ سے بے پناہ عقیدت اور لگاؤ تھا، شاید وہ اس صدمہ سے بے حال ہوجاتی۔

آپؓ ایک عظیم اور یکتا لیڈر تھے۔ آپؓ کی ذات اُن تمام خوبیوں اور حسن کا منہ بولتا ثبوت تھی جن کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود میں موجود ہے۔ اس پیشگوئی کی شوکت سے انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے اور ایک یہی پیشگوئی کسی متلاشی حق کو روشنی اور ہدایت کی طرف لے جانے کے لئے کافی ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

12/02/2001 - 18/02/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 12th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.113, Final Part
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.146 ®
02.10	M.T.A USA: Various Items
03.10	Urdu Class: Lesson No.70 ®
04.15	Learning Chinese: Lesson No.200 ®
	Hosted by Usman Chou Sahib
04.55	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.22
	Produced By MTA Pakistan
06.55	Dars Ul Quran: No.6 (1998) ®
	By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.146 ®
09.20	Urdu Class: Lesson No. 70 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon
	With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Introduction to Camera, Part 5
13.10	Rencontre Avec Les Francophones
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.188
16.15	Children's Corner: Kudak No.22
16.30	Children's Class: Lesson No.114, Part 1
17.00	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.35	Urdu Class: Lesson No.71
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.147
20.40	Turkish Programme: Various Items
21.10	Rohani Khazaine: Programme No.19, Pt 2
	Quiz about Braheen e Ahmadiyya
21.20	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.188 ®
23.30	Introduction to Camera Part 5 ®

Tuesday 13th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.114, Part 1®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.147 ®
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.15	MTA Sports: Badminton Tournament
	Produced By MTA Pakistan
02.35	Urdu Class: Lesson No.71 ®
03.35	Speech: J/S District Gujranwala
	By Maulana Sultan Mahmood Anwar Sb.
04.35	Waqfeen – e – Nau Programme
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.114, Part 1 ®
07.15	Pushto Programme: Friday Sermon
	Rec.14.05.99, With Pushto Translation
08.20	Rohani Khazaine: Prog.No.19/ Part 2 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.147 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.71 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7
13.05	Bengali Mulaqat Rec: 18.04.00
	With Bangla Speaking Guests
13.55	Bengali Service: Various Items
14.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.158
16.00	Children's Corner: Guldasta No.2
16.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.72
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No 148
20.25	MTA Norway: Discussion Programme
21.05	Bengali Mulaqat: With Hazoor ®
22.05	Hamari Kaenat: Part 79
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.158 ®
23.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®

Wednesday 14th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Guldasta No.2 ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.148 ®
02.10	Bengali Mulaqat: Rec.18.04.00 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.72 ®
04.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.158 ®
	By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Corner: Guldasta No.2 ®
07.05	Swahili Programme: Muzzakarah
07.50	Swahili Programme: Darse Hadith
08.15	Hamari Kaenat: No.79 ®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.148 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.72 ®
11.0	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.26
13.00	Atfal Mulaqat: Rec 19.04.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.159
	Rec: 05.11.96
16.15	Urdu Asbaaq: Lesson No.26 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: Lesson No.73
	Rec 23.06.95
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.149
	Rec. 17.04.96
20.25	MTA France: Problems des temps modernes
20.50	Atfal Mulaqat: Rec.19.04.00 ®
21.50	Keh kay Shan: Nearness to God
	Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.159 ®
23.35	Urdu Asbaq: Lesson No.26 ®

Thursday 15th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Children'sWorkshop ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.149 ®
02.10	Atfal Mulaqat: Rec.19.04.00 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.73 ®
04.20	Urdu Asbaq: Lesson No.26 ®
04.45	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.159 ®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Corner: Children's Workshop ®
07.05	Sindhi Programme: Righteousness
07.50	Moshaira: In Memory of J/S Rabwah
	Final Part
08.30	Kehkay Shan: 'Nearness to God' ®
09.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.149
10.05	Urdu Class: Lesson No.73 ®
11.05	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Turkish: Lesson No.6
13.05	Q/A Session With Hazoor – Rec.14.12.97
	Students and IT Professional's forum.
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 06.01.95
	With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.189
	Rec: 14.11.96
16.05	Children's Corner: Guldasta No.3
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.74
	Rec 26.06.96
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.150
	Rec: 18.04.96
20.35	MTA Lifestyle: Al Maidah "Aloo ke Kebab"
	Presentation of MTA Pakistan
20.45 ®	Moshaira:In Memory of J/S Salana Rabwah
21.25	Quiz History of Ahmadiyyat No.73
	Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
21.55	Homeopathy Class: Lesson No.189 ®
23.00	Speech: By Abdus Sami Khan Sb.
	On The Occasion of Khuddam ul Ahmadiyya
	Tarbiyyati Class 2000
23.30	Learning Turkish: Lesson No.6 ®

Friday 16th February 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Guldasta No.3 ®
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.150 ®
02.20	Moshaira:In Memory of J/S Rabwah ®
03.00	Urdu Class: Lesson No.74 ®
04.05	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.15	Learning Turkish: Lesson No.6 ®
04.45	Homeopathy Class: Lesson No.189 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Guldasta No.3 ®
07.20	Quiz; History of Ahmadiyyat No.73 ®
07.45	Saraiky Programme: F/S With Siraiky
	Translation Rec.05.05.00
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.150 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.74 ®
	By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Khilafat Library Rabwah
	Presentation MTA Pakistan
14.30	Majlis e Irfan: Rec.12.05.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.20	Lajna Magazine: Programme No.5
15.45	Friday Sermon: ®
16.25	Children's Corner: Class No.39, Part 2
	Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.75
	Rec: 30.06.95
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.151
20.25	Interview: Salah-ud-Din Sb. Of Qadian
	Host: Raja Ghalib Ahmad Sb.
21.00	Documentary: Khilafat Library Rabwah
21.30	Friday Sermon: Rec.16.02.01 ®
22.30	Quiz Programme: MTA Pakistan
23.05	Majlis Irfan: With Hazoor

Saturday 17th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.39 Pt 2
	Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.151 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.75 ®
04.15	Computers for Everyone: Part 86
	Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.50	Majlis e Irfan: ®
06.05	Tilawat, News
06.50	Children's Class: No.39 Part 2 ®
	Produced By MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: Various Programmes
08.30	Interview: Malik Salah uddin Sb.
09.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.151 ®
	With Hadhrat Khalifatul ,Masih IV
10.00	Urdu Class: Lesson No.75 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish ®
13.10	German Mulaqat: Rec.15.04.00
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Quiz: Khutabat-e-Imam
	From Huzoor's Friday Sermons
16.00	Children's Class: With Hazoor
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.76
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.152
20.40	Weekly Preview
20.55	Arabic Programme:A few extracts
	From Tafseer ul Kabeer – No.4
21.25	Children's Class: By Huzoor ®
22.30	Speech: Mau. Sultan Mehmood Anwar Sb ®
	Topic: Prophecies of the Imam Mahdi (AS)
23.05	German Mulaqat: Rec.15.04.00 ®

Sunday 18th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat-e-Iman
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.152 ®
02.05	MTA Variety: Handicraft Exhibition
	Produced By Lajna MTA Pakistan
02.45	Urdu Class: Lesson No.77 ®
03.45	Weekly Preview
04.05	Seeratun Nabee (saw)
04.40	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20	German Mulaqat: 15.04.00 ®
08.10	Chinese Programme: Part 30
	Islam Amongst Religions
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.152 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.76 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No.201
	With Usman Chou Sahib
13.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon: From London ®
15.40	Medical Matters: No.3
16.05	Weekly Preview
16.25	Children'sClass: LessonNo.114 Final Part
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.77
19.20	Weekly Preview
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.153
	Rec. 25.04.96
20.40	MTA USA: Speech by Syed S.A. Nasir Sb.
21.30	Darsul Quran No. 7
	Rec:07.01.98
	By Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.05	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
	Rec.16.04.00 ®
	With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, February 9, 2001 | Issue No. 6

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

جماعت احمدیہ کے خلاف خونی ملّاؤں کی سفاکیوں پر پاکستانی صحافت کی پرزور آواز

قریباً پچاس سال سے پاکستان کے بنیاد پرست اور دہشت گرد ملّا فتنہ تکفیر بپا کر کے جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھا رہے ہیں اور ان کی حالیہ لرزہ خیز چیرہ دستیوں نے تو ملک کے بعض باشعور اور محبّ وطن صحافتی حلقوں میں بھی تشویش و اضطراب کی زبردست لہر دوڑا دی ہے۔ چنانچہ لاہور کے روزنامہ "دن" نے اپنی ۱۳؍نومبر ۲۰۰۰ء (صفحہ ۴) کی اشاعت میں اپنے معروف کالم نگار اور صاحب طرز ادیب و صحافی جناب فضل محمود صاحب کا حسب ذیل فکر انگیز مضمون شائع کیا ہے۔

جناب فضل محمود صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"تعصب لسانی ہو، مذہبی ہو، سیاسی ہو یا فرقہ وارانہ، یہ اب ہم میں سے بعض کی معاشی ضرورت بن گیا ہے۔ ہر سطح پر اجتماعی اعلانات کے باوجود فرقہ وارانہ اجتماعات میں اپنے اپنے مسلک پر تصدیق اور واحد سچائی کی مہر اس شدت سے ثبت کی جاتی ہے کہ باقی مسالک ہیچ، کفر، قابل استرداد حتی کہ واجب القتل نظر آنے لگتے ہیں۔ ناخواندگی میں چونکہ تشدد و برتری کا سہل ترین راستہ ہے اس لئے کسی دوسرے کو قتل کر کے یا کروا کے سرخروئی کا حصول نہایت آسان ہے"۔

"......... پچھلے دنوں سیالکوٹ نارووال کے قریب بدوملہی روڈ پر تھانہ کالر والا سے چند فرلانگ کے فاصلے پر موضع گھٹیالیاں میں بھی درندگی کا ایک ایسا ہی واقعہ ہوا جہاں ایک سفید کار میں آنے والے چار نامعلوم افراد نے علی الصبح ایک عبادت گاہ سے باہر آتے افراد کو پہلے اسلحہ کے زور پر واپس اندر جانے پر مجبور کیا۔ پھر انہیں فرش پر اوندھا لیٹ جانے کو کہا اور پھر ان پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اس فائرنگ کے نتیجے میں ابتدائی خبروں کے مطابق پانچ افراد ہلاک اور چھ زخمی ہوئے جن میں بوڑھے اور بچے بھی شامل تھے۔ اس واقعہ پر بعض قومی اخبارات اور قریباً ہر مذہبی تنظیم نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور واقعہ کی مذمت کی ہے جو کہ اس پہلو سے خوش آئند ہے کہ اس مخصوص مذہبی گروہ کے حوالے سے دیگر مذہبی عناصر کا یہ نسبتاً ایک تبدیل شدہ رویہ ہے۔ جبکہ چند برس قبل تک زیادہ تر مذہبی عناصر اس مخصوص جماعت کے خلاف ایسے واقعات پر بالعموم خاموشی یا انتہاپسندی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔ لیکن کسی ایک جماعت یا باہم تمام متحارب گروہوں کے درمیان ایسے واقعات پر محض مذمت اکیسویں صدی کے پاکستان کا تقاضہ نہیں۔ پاکستان کے تمام مذہبی گروہ احمدی کہلوانے والے اس گروہ کی مخالفت میں چونکہ بالعموم متفق رہے ہیں اس لئے ان کے رویے میں اسی جماعت کے حوالے سے واقع ہونے والی یہ تبدیلی ممکن ہے آگے چل کر باہم اعتماد کے راستوں کا بھی تعین کر لے۔ کیونکہ قیام پاکستان کے بعد سے بالخصوص احمدیت کی مخالفت میں جس طرح مختلف تحاریک کو ہوا دی گئی اس سے بھی یہ شبہ تقویت پاتا رہا ہے کہ اس مخالفانہ تحریک یا اس کے پرتشدد انداز کا مقصد محض اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانا ہی ہے۔ حیرت کا پہلو یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے دوران ہر بار اس جماعت کے خلاف انتہائی پرتشدد واقعات ہوئے مگر ان کی تنظیم کی طرف سے نہایت منظّم اور مالدار ہونے کے باوجود کبھی کوئی پرتشدد عمل ظاہر نہ ہوا۔ یعنی قومی و بین الاقوامی سطحوں پر متذکرہ جماعت نے خود کو مظلوم اور پرامن جماعت متصور کرا لیا۔ ۱۹۷۴ء سے یہ جماعت اب قومی سطح پر ایک غیر مسلم اقلیت متصور ہوتی ہے جبکہ ۱۹۸۴ء سے انہیں بعض اسلامی شعائر کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ مذاہب یا فرقوں کے درمیان فروعی اختلافات پر بحث تو ان گروہوں میں موجود صاحب علم افراد کی ذمہ داری ہوتی ہے مگر شعور کے ارتقاء اور اطلاعات کی فراہمی کے فروغ کے باعث بعض فہم و بصیرت میں دلچسپی رکھنے والوں کو مذاہب اور فرقہ وارانہ تضادات پر تعجب ہی نہیں اشتعال بھی آتا ہے۔ وطن پرست اس تعصب کے باعث ملک پر مسلط پسماندگی اور جہالت پر سر پیٹتا ہے کہ امن و آشتی اور دوسروں کے لئے پناہ و سلامتی کا تصور لانے والا مذہب باہم خونی درندگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ مذہب کے حوالے سے آج جس قدر دروغ گوئی سے افراد اپنی معیشت چلا رہے ہیں کسی اور شعبے میں اس کا تصور بھی ممکن نہیں .... یہی کچھ احمدیہ مخالفت میں بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ مثلاً برسوں پہلے لاہور کے معروف اخبار نویس آغا شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان میں شائع شدہ ایک تصویر میں دکھایا اور ثابت کیا گیا تھا کہ "احمدی کلمہ" میں تحریف ہے اور وہ محمد کی بجائے کلمہ میں احمد کا استعمال کرتے ہیں۔ بالعموم نابالغ ذہنوں کی طرح اس تجسس کو ذہن میں رکھ کر ہم نے بیسیوں احمدی احباب کے علم میں لائے بغیر ان سے کلمہ، اذان، نماز، نماز کے اوقات، قرآن و حدیث اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں گفتگو کی اور اس میں ایک عام احمدی کی سطح پر کوئی تضاد نہ پایا۔ تضاد تھا تو اس امر پر کہ ان میں سے بعض کے نزدیک مرزا غلام احمد مسیح ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا چودھویں صدی میں ان کے دوبارہ زمین پر لوٹ آنے کے فلسفے کے خلاف تھے۔

مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے نزدیک مرزا غلام احمد کے خیال میں زندہ اٹھائے جانے کی سعادت اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو عطا کرنی ہوتی تو وہ اس کا مستحق صرف اپنے محبوب ترین پیغمبر، پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرار دیتا مگر ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تھا لہذا یہ بھی ممکن نہ رہا۔ دیکھا جائے تو یہ حضرت محمد ﷺ سے نسبتاً زیادہ عقیدت کا اظہار ہے.........."۔

جماعت احمدیہ فرانس کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: فہیم احمد نیاز۔ افسر جلسہ گاہ جماعت احمدیہ فرانس)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ فرانس کا نواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹؍اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اپنی شاندار روایات کے ساتھ بیت السلام سینٹ پری (مشن ہاؤس) میں منعقد ہوا۔

حسب روایات جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے باقاعدہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران نے افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی انتظامات کو احسن رنگ میں بجالانے کے امور پر غور و خوض کے لئے کافی میٹنگز کیں اور جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں عملی جامہ پہنایا۔

مرکز کی طرف سے مکرم و محترم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیم نے بطور مرکزی نمائندہ اس جلسہ میں شمولیت کی۔ جلسہ سالانہ کے لئے جلسہ گاہ، سٹالز اور ضیافت کے لئے علیحدہ علیحدہ پنڈال لگائے گئے۔ کتابوں، کیسٹس کا سٹال، رجسٹریشن آفس، سیکورٹی، خدمت خلق، طبی امداد اور بازار کے سٹال بھی لگائے گئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ پرچم کشائی کی پروقار تقریب سے ہوا۔ تینوں دن اردو اور فرانسیسی میں مقررین نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جن میں بعض کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عالیشان روایات کے مطابق نماز تہجد، درس قرآن کریم، درس حدیث، باجماعت نمازوں کی ادائیگی، کثرت سے ذکر الٰہی اور درود شریف اس جلسہ کا حصہ رہے۔

دوران جلسہ ایک مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہ مجلس نہایت کامیاب رہی اور کچھ مزید سعید روحیں مسیح پاک علیہ السلام کے اس عالمگیر سلسلہ میں شامل ہوئیں۔

علاقہ کے لارڈ میئر کے علاوہ بعض حکومتی اداروں کی طرف سے بھی مبارک باد کے پیغام موصول ہوئے۔ قارئین سے جماعت احمدیہ فرانس کی نمایاں ترقی کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔